عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد ۴۲ | ۷ تا ۱۳ شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ، مطابق یکم تا ۷ مارچ ۲۰۲۳ء | شمارہ ۹

تہذیبِ مغرب کی جھنجھلاہٹ

حضرت عُبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

صحابہ کرامؓ کا دِفاع ختمِ نبوّت

قرآنِ کریم انسانیت کے لیے راہِ ہدایت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

غیراللہ کی قسم کھانا

س:……کسی کو اس طرح قسم دینا کہ تمہیں تمہاری ماں کی قسم یا باپ کی قسم یا جان کی قسم، جائز ہے یا نہیں؟

ج:……اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا یا کسی دوسرے کو دینا جائز نہیں ہے، مثلاً: ماں باپ کی قسم، بیوی، بچوں کی قسم، رسول کی قسم وغیرہ۔ قسم صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی اٹھائی جاتی ہے اور وہ بھی شدید ضرورت کے وقت۔ بلاضرورت اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھانا بھی صحیح نہیں ہے۔ اس سے احتراز کرنا چاہئے۔ ہاں جب ضرورت پیش آ جائے کہ بغیر قسم کھائے کوئی چارہ نہیں تو پھر اللہ کی قسم لینے اور دینے میں کوئی حرج نہیں۔

قسم کا کفارہ

س:……قسم کسی مجبوری کی وجہ سے توڑ دے یا جان بوجھ کر توڑ دے تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟

ج:……اگر کسی جائز مقصد کے لئے قسم کھائی ہے تو بلاضرورت قسم توڑنا گناہ ہے۔ اور قسم چاہے بلاضرورت توڑی جائے یا ضرورت کے تحت دونوں صورتوں میں اس کا کفارہ ادا کرنا ہوگا، اور وہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلانا، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھنا۔ دس محتاجوں کو کھانا کھلانے کے بجائے اگر کوئی نقد رقم دینا چاہے تو فی محتاج صدقہ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت بھی دے سکتا ہے۔

فون پر طلاق کا حکم

س:……میرا نکاح ہوا ہے اور میرے شوہر دبئی میں ہوتے ہیں، فون پر میرا شوہر سے جھگڑا ہوا تو میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے چھوڑ دیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔ دوسرے دن میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! میں نے طلاق دے دی ہے اور یہ انہوں نے تین مرتبہ کہا۔ کیا اس طرح کہنے سے طلاق ہوگئی، اگر ہوگئی ہے تو کتنی طلاقیں ہوگئی ہیں؟

ج:……آپ کے شوہر نے جو یہ کہا کہ میں طلاق دے دوں گا، اس سے تو کسی قسم کی طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ یہ طلاق دینے کی دھمکی ہے، مگر دوسرے دن آپ کے پوچھنے پر کہ طلاق دے دی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں دے دی ہے۔ اس سے ایک طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ شوہر طلاق دینے کا اگر اقرار کرے تو طلاق ہو جاتی ہے، چونکہ آپ کی ابھی رخصتی نہیں ہوئی، اس لئے ایک طلاق دیتے ہی آپ کا نکاح ختم ہوگیا۔ اب آپ آزاد ہیں، عدت بھی آپ کے ذمہ نہیں ہے، لہٰذا دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہیں۔ اگر پہلے شوہر سے رجوع کرنا ہے تو اس سے بھی دوبارہ نکاح کرنا ہوگا، اور نکاح کے بعد اب اس کے پاس صرف دو طلاق کا حق باقی ہوگا، کیونکہ ایک طلاق وہ پہلے آپ کو دے چکا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جلد: ۴۲ ۔۔۔ ۷ تا ۱۳ رشعبان المعظم ۱۴۴۴ھ، مطابق یکم تا ۷ رمارچ ۲۰۲۳ء ۔۔۔ شمارہ: ۹

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیراعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیراعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

تہذیبِ مغرب کی جھنجھلاہٹ اور شکستگی......	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
قرآن کریم.....انسانیت کیلئے راہِ ہدایت	۱۰	مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی
حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳	ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشا
دل کی بات	۱۷	جناب محمد متین خالد صاحب
صحابہ کرامؓ کا دفاعِ ختم نبوت	۲۱	ادارہ
دعوتی وتبلیغی اسفار	۲۴	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مبلغین ختم نبوت کا سہ ماہی اجلاس	۲۶	〃 〃 〃 〃 〃

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری **مطبع**: القادر پرنٹنگ پریس **طابع**: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۲۶ (۱۱ سنہ نبوت کے واقعات)

اس سال عقبہ کی پہلی بیعت ہوئی اور انصار کے اسلام کا آغاز ہوا، رضی اللہ عنہم۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ مدینہ سے آنے والے حاجیوں نے اَیامِ حج میں جمرۂ عقبہ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی، یہ فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر اِسلام لے آئے، ان کی تعداد چھ یا آٹھ تھی، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱:...... ابواُسامہ اسعد بن زرارہ الخزرجی، یہ انصار میں سب سے پہلے اسلام لائے، عقبہ کی تینوں بیعتوں میں شریک ہوئے، اور مصعب بن عمیر کے ساتھ مدینہ شریف میں سب سے پہلا جمعہ انہوں نے پڑھا۔

۲:...... براء بن معرور بن صخر الاوسی الاشہلی۔

۳، ۴، ۵:...... معاذ، مُعَوِّذ اور عوف پسرانِ حارث بن رفاعہ، ان تینوں کو بنی عفراء بھی کہتے ہیں، عفراء ان کی والدۂ ماجدہ کا نام ہے۔

۶:...... ابوالہیثم بن التیہان (رضی اللہ عنہم اجمعین)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات سے اسی طرح بیعت لی جس طرح عورتوں سے بیعت لینے کا حکم قرآنِ کریم میں ہے، بیعت کے الفاظ یہ تھے: ”میں تمہیں بیعت کرتا ہوں اس شرط پر کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کروگے، زنا نہیں کروگے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کروگے، دیدہ ودانستہ بہتان تراشی نہیں کروگے، اور کسی نیک کام میں میری حکم عدولی نہیں کروگے۔

پس اگر تم نے ان شرائط کو پورا کیا تو تمہارے لئے جنت ہے، اور اگر تم نے ان میں سے کسی چیز میں خیانت کی تو تمہارا معاملہ اللہ کے حوالے، وہ چاہے تمہیں سزا دے، اور چاہے تو معاف فرمادے۔“

جبکہ عورتوں سے بیعت لینے کی آیت اس سے مدّت بعد، حدیبیہ کے موقع پر ۶ سنہ ھ میں اس بیعت کے موافق نازل ہوئی، اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کے سامنے سورۂ اِبراہیم کی آیات: ”وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا“ سے آخر سورت تک تلاوت کیں۔

(جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

تہذیبِ مغرب کی جھنجلاہٹ اور شکستگی کا اظہار

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خودلیا ہے۔قرآن کریم کے الفاظ، معنی، رسم الخط، زبان، ماحول اور اس کی عملی صورت ہر ایک چیز محفوظ ہے۔جس ہستی پر یہ کلام نازل ہوا، اس کی صورت اور سیرت بھی محفوظ اور اس کلام کے اولین مخاطبین کی سِیَر اور زندگیاں بھی محفوظ ہیں۔قرآن کریم کا ارشاد ہے:

’’کِتٰبٌ أَنزَلْنَاہُ إِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَی النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّھِمْ إِلَی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ‘‘

(ابراہیم:۱)

ترجمہ:’’یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل فرمایا ہے، تاکہ آپ تمام لوگوں کو ان کے پروردگار کے حکم سے تاریکیوں سے روشنی کی طرف یعنی خدائے غالب ستودہ صفات کی راہ کی طرف لاویں۔‘‘

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

’’اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ آمَنُواْ یُخْرِجُھُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَی النُّوُرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُواْ أَوْلِیَآؤُھُمُ الطَّاغُوتُ یُخْرِجُونَھُم مِّنَ النُّورِ إِلَی الظُّلُمَاتِ أُوْلَـئِکَ أَصْحَابُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خَالِدُونَ‘‘ (البقرہ:۲۵۷)

ترجمہ:’’اللہ تعالیٰ ساتھی ہے ان لوگوں کا جو ایمان لائے ان کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (یا بچا کر) نور (اسلام) کی طرف لاتا ہے اور جو لوگ کافر ہیں ان کے ساتھی شیاطین ہیں (انسی یا جنی) وہ ان کو نور (اسلام) نکال کر (یا بچا کر، کفر کی) تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں، ایسے لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں (اور) یہ لوگ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے۔‘‘

امام بغویؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

’’نحفظ القرآن من الشیاطین ان یزیدو فیہ او ینقصوا امنہ او یبدلو ا بغیر اللہ۔‘‘ (تفسیر بغوی، ج:۳،ص:۳۷)

یعنی:’’ہم شیاطین سے قرآن کریم کی حفاظت اس طرح کریں گے کہ وہ نہ اس میں زیادتی کرسکیں گے اور نہ کمی اور نہ ہی کسی اور شے سے بدل سکیں گے۔‘‘

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا نور اور روشنی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس نور اور روشنی کے ذریعہ لوگوں کو اندھیریوں اور تاریکیوں سے نکال کر نورِ ایمان اور نورِ ہدایت کی طرف لانا چاہتے ہیں، جس میں توحید اور رسالت کا اثبات، قرآن کریم کی سچائی اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو بار بار مکی سورتوں میں بیان کیا گیا ہے۔

اسی طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ کی تفصیل، حج کا طریقہ، بہن، بیٹی، خالہ، بھانجی، پھوپھی، بھتیجی، ساس اور بہو سے نکاح کی حرمت، مسلمان خواتین کے لئے حجاب اور پردہ کا حکم، عدت، طلاق، انفاق فی سبیل اللہ، ان کے علاوہ بھی بے شمار احکامات مدنی سورتوں میں بیان کئے گئے ہیں ان عقائد اور نظریات کے ماننے والوں کے لئے آخرت میں نجات وفلاح کا وعدہ اور نہ ماننے والوں کے لئے خسران و ناکامی اور عذاب الیم کی وعید ہے۔ ان اجمالی احکام کے علاوہ مزید اسلامی احکام کی شکل وصورت اور ان کی تشریحات اور تفصیلات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول، عمل اور سنت سے بیان کی ہیں۔

قرآن کریم کفار، مشرکین اور منافقین سے قتال، جہاد اور ان پر سختی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن کریم یہود ونصاریٰ کی غلامانہ اور فدویانہ دوستی سے منع کرتا ہے، قرآن کریم سچ بولنے اور سچوں کا ساتھ دینے کی ترغیب دیتا ہے۔ قرآن کریم تمام فتنوں کو مٹا کر اللہ تعالیٰ کے دین کو غالب کرنے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن کریم ماں باپ کے ساتھ ساتھ رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، پڑوسیوں اور مسافروں کے ساتھ حسن سلوک اور ادب واحترام کا درس دیتا ہے۔ قرآن کریم مظلوموں کی مدد ونصرت اور تعاون کا حکم دیتا ہے۔ قرآن کریم ناحق قتل کرنے کو منع کرتا ہے۔ قرآن کریم زنا اور لواطت کو حرام کہتا ہے۔ قرآن کریم شراب، جوا، سود، بتوں کی پرستش اور سٹہ بازی سے منع کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ قرآن کریم اہل ایمان کو پورا پورا اسلام میں داخل ہونے اور شیاطین کی پیروی سے منع کرتا ہے۔

مغرب یہ سمجھتا ہے کہ ہم نے اسلام، قرآن اور تہذیب اسلامی کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگالیا، مسلمانوں کا نصابِ تعلیم بدلا، ان کی زبان بدلی، ان کے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کا نظام تعلیم اور ان کا لباس بدلا۔ ان کو مخلوط تعلیم پر مجبور کیا۔ الیکٹرونک میڈیا، پرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا کی یلغار ان کو ڈھیر نہیں کرسکی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے این جی اوز بنا کر اور مسلم ممالک میں ان کو گھسا کر مسلمانوں کے دلوں سے اللہ تعالیٰ، اس کے آخری رسول اور آخری الہامی کتاب سے ان کی محبت کو ختم نہیں کرسکے۔ مغرب کا کافر یہ سمجھتا ہے کہ جب تک مسلمانوں کے پاس یہ قرآن کریم موجود ہے، ہم مسلمانوں کو مٹا نہیں سکتے۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کفار کے بارہ میں مسلمانوں کو پہلے سے خبردار کیا تھا کہ:

”یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـــوُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ ط وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ“ (الصّف:۸)

ترجمہ:”یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (یعنی دین اسلام) کو اپنے منہ سے (پھونک مارکر) بجھادیں، حالانکہ اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں۔“

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اسی لیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

”ترکت فیکم أمرین لن تضلو اماتمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ نبیہ۔“ (مستدرک حاکم، ج:۱، رقم الحدیث:۳۱۹)

ترجمہ:”میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے: ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔“

مسلمانوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر زیادہ سے زیادہ عمل پیرا ہونا چاہیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”یا أھل القرآن لاتتوسدوا القرآن واتلوہ حق تلاوتہ من آناء اللیل و آناء النھار وأفشوہ وتغنوہ وتدبروا فیہ

لعلکم تفلحون۔‘‘ (شعب الایمان للبیہقی بحوالہ معارف الحدیث)

ترجمہ:’’اے قرآن والو! قرآن کو بس اپنا تکیہ ہی نہ بنالو، بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو، جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے اور اس کو (چہاردانگ ِ عالم میں) پھیلاؤ، اور اس کو خوش الحانی سے حظ لیتے ہوئے پڑھا کرو، اور اس میں تدبر اور غور وفکر کیا کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔‘‘

....

ایک زمانہ میں دو سپر طاقتیں دنیا پر موجود تھیں: ایک سوویت یونین (روس) اور دوسری امریکہ۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت اور افغان جہاد کی برکت سے سوویت یونین ٹوٹ گیا، جس کے نتیجہ میں کچھ اسلامی ریاستیں روسی استبداد سے آزاد ہوئیں اور کچھ غیر مسلم ریاستوں کو بھی خلاصی ملی۔ ان کفریہ ریاستوں میں ایک یوکرائن بھی ہے، جس نے اپنا کچھ جھکاؤ یورپ اور امریکہ کی طرف کیا تو روس اس پر چڑھ دوڑا۔ روس کے اس طرزِ عمل کو دیکھتے ہوئے سویڈن نے بھی ’’نیٹو‘‘ کی چھتری کے حصول اور اس کا رکن بننے کے لیے ’’نیٹو‘‘ میں درخواست دی۔ ترکی نے اس کی مخالفت کی، اس بنا پر ۲۱/جنوری ۲۰۲۳ء بروز ہفتہ سویڈن کے دارالحکومت اسٹاک ہوم میں ترک سفارت خانہ کے سامنے دائیں بازو کا ڈنمارک نژاد سویڈش سیاستدان اور انتہاپسند پارٹی کا سربراہ راسموس پلوڈن ایک گھنٹے تک اسلام، قرآن اور مسلمانوں کی متبرک شخصیات کے خلاف مغلظات بکتا رہا۔ اس کے بعد اس نے لائٹر سے قرآن کریم کے نسخے کو آگ لگادی۔ اس دوران پولیس نے پلوڈن کو حفاظتی حصار میں لیے رکھا۔ یہ ملعون کا انفرادی عمل نہیں تھا، بلکہ اس نے باقاعدہ اپنی گورنمنٹ سے اس کی اجازت لی، گویا گورنمنٹ نے اپنے مقاصد کے لیے اس کو آگے کیا۔ اس موقع پر مسلمانوں نے اس کے خلاف احتجاجی مظاہرہ بھی کیا۔

سویڈن گورنمنٹ نے اس کو آگے اس لیے کیا کیونکہ یہ ملعون پہلے بھی اپریل ۲۰۱۹ء میں ڈنمارک کے شہر تیبور میں قرآن کریم کے خلاف مظاہرے کر چکا ہے، جسے کئی ہزار مسلمانوں نے سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے اور اس ملعون کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے ناکام بنایا۔ ایک سال بعد اگست ۲۰۲۰ء میں سویڈن کے جنوبی مغربی شہر سالما میں پھر اس نے منصوبہ بنایا، حکام نے اسے گرفتار کرکے اس کے ملک ڈنمارک میں بھیج دیا۔ اپنے راہنما کی گرفتاری پر اس کے ہمنوا انتہاپسند برہم ہوئے اور انہوں نے قرآن کریم کا ایک اور نسخہ نذرِ آتش کردیا، جس پر وہاں فسادات پھوٹ پڑے، جو کئی دن تک جاری رہے۔ کچھ عرصہ بعد پلوڈن سویڈن میں واپس آگیا اور ایک بار پھر گزشتہ سال ۱۵/اپریل کو ببرو شہر کی جامع مسجد کے سامنے قرآن سوزی کی، جس پر مسلمانوں نے شدید احتجاج کیا۔

توہینِ قرآن کے اس دلخراش اور اندوہناک واقعہ پر پاکستان، سعودی عرب، ایران، عراق، اردن اور قطر کے علاوہ دنیائے اسلام کے کئی ممالک نے شدید ردِ عمل دیا۔ ترکی نے توہینِ قرآن پر سخت ردِ عمل دیتے ہوئے فن لینڈ، سویڈن اور ترکیا کے سہ فریقی مذاکرات ملتوی کردیئے، اس لیے کہ سویڈن کے شہر اسٹاک ہوم میں ترک سفارت خانے کے سامنے قرآن کریم کو نذرِ آتش کیا گیا۔ ترک حکام نے کہا: ملعون پلوڈن راسموس کو اسلام مخالف مہم کی اجازت دینا افسوس ناک ہے، اس طرح کے گھناؤنے عمل سے یورپ سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے، اس عمل کا مقصد نفرت پھیلانا ہے، جس سے یورپ میں پرامن بقائے باہمی خطرے میں پڑ گیا ہے۔ پاکستان کے سینیٹ میں اس کے خلاف قراردادِ مذمت منظور کی گئی اور سخت رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔

پاکستان کے دفترِ خارجہ نے اپنے بیان میں کہا کہ: مسلمانوں پر واضح ہو رہا ہے کہ آزادیِ اظہار کو مذہبی نفرت اور تشدد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ سعودی عرب نے کہا کہ: یورپ کے متعدد شہروں میں قرآن کریم کے نسخے نذر آتش کیے جانا افسوس ناک ہے۔

پاکستان کی تمام مذہبی جماعتوں نے ملک بھر میں سوئیڈن، ہالینڈ اور ڈنمارک میں قرآن کریم نذرِ آتش کیے جانے پر بھرپور مظاہرے کیے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت کراچی میں سوئیڈن اور ہالینڈ میں قرآن کریم کی شہادت کے واقعات کے خلاف احتجاجی مظاہرے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر کی حیثیت سے راقم الحروف اور جمعیت علماء اسلام سندھ کے سیکریٹری جنرل مولانا راشد محمود سومرو، قاری محمد عثمان، مولانا محمد غیاث اور دیگر علمائے کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: مغرب نے قرآن کریم کی توہین کر کے اہلِ اسلام کے جذبات کو للکارا ہے۔ عالمی سامراج لاکھوں ڈالر خرچ کر کے مسلمان نسل کی ذہن سازی اسلام کے خلاف کر رہا ہے۔ بنیادی ضروریات دنیا بھر میں مہنگی ہیں، لیکن مغرب تک رسائی کے ذرائع کیبل اور انٹرنیٹ سستے ہیں۔ مسلمان کبھی اپنے ایمان کا سودا نہیں کر سکتے۔ اسلام کی فطرت میں جاذبیت ہے، اسلام کے خلاف اتنی سازشوں کے باوجود یہ دنیا میں تیزی سے مقبول ہو کر پھیل رہا ہے، اسی لیے مغرب اس سے خوف زدہ ہے اور قرآن کریم کی گستاخی کے درپے ہو گیا ہے۔ دنیا کو آزادی، رواداری اور اعتدال پسندی کا درس دینے والا مغرب خود اسلام دشمنی میں بدترین قسم کی انتہا پسندی بلکہ اسلاموفوبک دہشت گردی پر اُتر آیا ہے۔ اسلام تمام مذاہب کے احترام کا درس دیتا ہے۔ مسلمان حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور بائبل کو تقدس کا درجہ دیتے ہیں۔ قرآن کریم، مساجد، مدارس اور ختمِ نبوت ہماری سرخ لکیر ہیں، کسی کو ان کی جانب میلی آنکھ سے دیکھنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ دریں اثنا شہر کے مختلف اضلاع سے ریلیوں کی شکل میں عوام پرانی نمائش پر جمع ہوئے، جہاں مجمع احتجاجی مظاہرے کی شکل اختیار کر گیا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ کفارِ مکہ نے بھی قرآن کریم سننے سے لوگوں کو روکنا چاہا تھا، مگر وہ بھی ناکام رہے تھے۔ آج کے کفار بھی ان شاء اللہ قرآن کریم کے خلاف سازشوں میں ناکام رہیں گے۔ ایسی کارروائیوں کا آزادیِ اظہارِ رائے سے کوئی تعلق نہیں۔ مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانا انسانی حقوق کے بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ قومی سطح پر عظمتِ قرآن کانفرنس منعقد کرائی جائے اور فوری طور پر سوئیڈن ہالینڈ اور ڈنمارک کے سفیروں کو بلا کر انہیں متنبہ کر دیں کہ اگر اس گھناؤنے عمل سے باز نہ آئے تو اگلا احتجاج ان کے سفارت خانوں کے باہر ہو گا۔

بہرحال مغرب نے مسلمانوں کو تڑپانے اور اشتعال دلانے کے لیے قرآن سوزی کے واقعات دوبارہ شروع کر دیئے ہیں، جن پر مغربی ممالک سمیت ان کی لے پالک لونڈی ''اقوامِ متحدہ'' بالکل چپ سادھے ہوئے ہے۔ انہیں سوچنا چاہیے کہ ''ہر عمل کا ایک ردِ عمل ہوتا ہے۔'' جب ایک ملعون بار بار ایک عمل کر رہا ہے تو اس کا پھر کہیں نہ کہیں ردِ عمل بھی آئے گا۔ ردِ عمل آنے پر پھر مغرب کو تلملانے اور جھنجھلاہٹ کا شکار نہیں ہونا چاہیے، اور نہ یہ کہنا چاہیے کہ مسلمان دہشت گرد ہیں اور مسلمانوں میں برداشت نہیں۔ یہ کتنی گھٹیا سوچ ہے کہ ترکی نے سوئیڈن کی نیٹو میں شمولیت کی مخالفت کر دی تو چونکہ ترکی کے لوگ مسلمان ہیں اور قرآن کریم کے ماننے والے ہیں تو ان کے قرآن کریم کو جلایا جائے اور دھمکی دی جائے کہ اگر ترکی نے مخالفت ترک نہ کی تو ہر جمعہ ایسے واقعات کیے جائیں گے۔ افسوس صد افسوس! بتلایا جائے کہ یہ کونسی انسانیت اور کونسی عقل مندی ہے؟

بہرحال! ہم مغربی عوام سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ عوام اپنے اپنے ممالک کے ان حکمرانوں کو سمجھانے کی کوشش کریں، اور انہیں کہیں کہ ہمارے امن کو تہ وبالا نہ کریں، اس لیے کہ اگر نفرت کی یہ آگ بھڑک اُٹھی تو اس کے سامنے کوئی نہیں بچ سکے گا، و لا فعل اللہ ذالک۔

پاکستان میں تین المناک حادثات!

۲۹/جنوری ۲۰۲۳ء کوکوئٹہ سے کراچی جاتے ہوئے تیز رفتاری کے باعث مسافروں سے بھری بس ایک کھائی میں جاگری،بس میں آگ لگنے کے باعث ۴۴ آدمی جاں بحق ہوگئے،صرف دوآدمی زندہ بچے جوکہ زخمی حالت میں ہیں۔

اسی طرح اسی دن ایک مدرسہ کے طلباء کوہاٹ میں کشتی میں سیر کی غرض سے سوار ہوئے تو گنجائش سے زیادہ افراد کشتی میں بٹھانے پر کشتی اُلٹ گئی،جس سے گیارہ طلبہ شہید ہوگئے۔

۳۰/جنوری ۲۰۲۳ء بروز پیر پشاور پولیس لائن کی جامع مسجد میں عین ظہر کی نماز کے وقت ایک دھماکہ ہوا،جس میں ۶۳ نمازی حضرات شہید جبکہ ڈیڑھ سو سے زائد افراد زخمی ہوئے،ان زخمیوں میں کئی افراد کی حالت نازک ہے،پورے کے پی کے میں سوگ کا سماں ہے۔پولیس کے مطابق مسجد میں باجماعت نمازِ ظہر ادا کی جارہی تھی،جس کے دوران پہلی صف میں کھڑے خودکش حملہ آور نے خودکو دھماکے سے اُڑادیا،جس سے مسجد کی چھت گرگئی اور ایک حصہ شہید ہوگیا۔شہداء میں پیش امام،ایک پولیس افسر اور خاتون شامل ہیں۔دھماکے کے وقت چارسو پولیس اہلکار موجود تھے۔وزیراعظم شہباز شریف،آرمی چیف،وزیراعلیٰ کے پی کے گورنر،پشاور کے میئر کے علاوہ سیکورٹی حکام جائے وقوعہ پر پہنچے،ہسپتال میں زخمیوں کی عیادت کی۔

اس اندوہناک اور غمناک واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ایک عرصہ سے کے پی کے میں پولیس فورسز پر کئی حملے ہوچکے ہیں،جس میں کئی پولیس افسران اور سپاہی جاں بحق ہوگئے۔

یہ واقعہ پولیس لائنز میں ریڈ زون میں ہوا ہے،جہاں پولیس کے علاوہ سول لوگوں کو کئی چوکیوں سے تفتیش کے بعد آگے جانے کی اجازت دی جاتی ہے،تو سوچنے کا مقام ہے کہ یہ دہشت گرد اندر کیسے پہنچا؟ کیا پولیس میں سے کسی نے سہولت کاری کی،یا یہ سیکورٹی پر مامور افراد اور اہلکاروں کی غفلت کے سبب یہ سانحہ پیش آیا؟

بہرحال!ادارہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان تینوں حادثات میں شہید ہونے والے حضرات کے لیے رفعِ درجات کی دعا اور ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس واقعہ کی فوری تحقیقات کرکے اصل مجرموں کو پکڑ کر کیفرِ کردار تک پہنچائے،تاکہ جہاں ان واقعات میں شہداء کے لواحقین کے لیے کچھ تسلی کا سامان ہو،وہاں دوسرے دہشت گردوں کے لیے عبرت ہو۔جو اس سانحہ میں زخمی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔اللہ تبارک تعالیٰ ہمارے ملک کی حفاظت فرمائے اور ملک دشمنوں کو دنیا وآخرت میں عبرت کا نشان بنائے۔آمین

وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلٰی آلہ وصحبہ أجمعین

قرآنِ کریم

انسانیت کے لیے راہِ ہدایت

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی

21 جنوری کو ’’سویڈن‘‘ کے دارالسلطنت ’’اسٹاک ہوم‘‘ میں ترکی کے سفارت خانے کے سامنے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر اُگلنے والے ’’راسموس پالوڈان‘‘ نے تقریباً 2 ارب مسلمانوں کی دل آزاری، اہانت اور نفرت پر مبنی شیطانی کام کرتے ہوئے اللہ کی عظیم کتاب کے نسخے کو جلایا۔ اس واقعہ کے بعد 27 جنوری جمعہ کے روز اِس ملعون شخص نے یورپ کے ایک دوسرے ملک ’’ڈنمارک‘‘ کے دارالسلطنت ’’کوپن ہیگن‘‘ میں ایک مسجد کے سامنے اور پھر ترکی کے سفارت خانہ کے سامنے جاکر مسلمانوں کی مقدس کتاب کو جلایا۔

’’راسموس پالوڈان‘‘ ڈنمارک اور سویڈن دونوں ممالک کی بیک وقت شہریت رکھتا ہے۔ اس نوعیت کی انتہا پسندی کا ایک واقعہ نیدرلینڈ میں بھی پیش آیا۔ گذشتہ سال بھی یورپ کے ممالک میں قرآن سوزی کے قابل مذمت ولعنت واقعات پیش آئے تھے۔ اپنے ذاتی یا کسی بھی طرح کے مفادات کے لیے قرآنِ کریم یا کسی دوسرے مذہب کی مقدس کتاب کو جلانے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔ ظاہر ہے کہ یہ واقعات وہاں کی حکومت کی مرضی کے بغیر رونما نہیں ہوسکتے۔ اسی لیے دنیا کے مختلف ممالک میں ان ممالک کے خلاف آواز بلند کی جارہی ہے۔

نہ صرف مسلمان بلکہ عقلِ سلیم رکھنے والا ہر شخص اس طرح کے واقعات کی مذمت کررہا ہے۔ دنیا میں امن وسکون کے ظاہری ٹھیکیدار مغربی ملکوں میں مسلمانوں کی مذہبی کتاب کو نذرِ آتش کرنے کی مذموم کوششیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت وتعصب کی وجہ سے ہے جو اسلام مخالف طاقتیں اپنے ناپاک منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اس نوعیت کے واقعات رونما کراتی ہیں۔ ہم ان واقعات کی مذمت کرتے ہیں اور عالمی برادری سے اپیل کرتے ہیں کہ کسی بھی مذہبی کتاب یا مذہبی رہنما کے خلاف اس نوعیت کے واقعات پر سزا کے لیے سخت قانون بنایا جائے۔ کیوں کہ اس طرح کے واقعات سے دنیا میں امن وامان کے بجائے افراتفری، عدم رواداری اور عدم تحمل میں اضافہ ہی ہوگا، جس سے لوگوں میں نفرت اور عداوت پیدا ہوگی۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ایسے موقع پر قرآنِ کریم کے متعلق اپنے قول وعمل سے عام لوگوں کو بتائے کہ یہ کلامِ الٰہی ہے جو صرف اور صرف انسانیت کی رہنمائی کے لیے نازل کیا گیا ہے۔ اس میں دہشت گردی کی نہیں بلکہ امن وسکون کی تعلیم دی گئی ہے۔ قرآنِ کریم کے اعلان کے مطابق کسی شخص کو مذہب اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جاتا۔

☆ ....**قرآن کیا ہے؟:** قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انس وجن کی راہنمائی کے لیے آخری نبی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے ذریعے عربی زبان میں 23 سال کے عرصہ میں نازل فرمایا۔ قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، مخلوق نہیں اور وہ لوحِ محفوظ میں ہمیشہ سے ہے۔

☆ قرآنِ کریم کے نزول کا مقصد؟:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کو قیامت تک آنے والے انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل فرمایا ہے مگر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہی اس کتاب سے فائدہ اٹھاتے ہیں، جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے: ’’یہ کتاب ایسی ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں۔ یہ ہدایت ہے (اللہ سے) ڈر رکھنے والوں کے لیے۔‘‘ (سورۃ البقرۃ آیت 2)

☆ **قرآنِ کریم کس طرح اور کب نازل ہوا؟:** ماہِ رمضان کی ایک بابرکت رات لیلۃ القدر میں اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ سے سماء دنیا (زمین سے قریب والا آسمان) پر قرآنِ کریم

نازل فرمایا اور اس کے بعد حسبِ ضرورت تھوڑا تھوڑا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہا اور تقریباً 23 سال کے عرصے میں قرآنِ کریم مکمل نازل ہوا۔ قرآنِ کریم کا تدریجی نزول اُس وقت شروع ہوا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرِ مبارک چالیس سال تھی۔ قرآنِ کریم کی سب سے پہلی جو آیتیں غارِ حرا میں اُتریں، وہ سورۂ علق کی ابتدائی آیات ہیں:

ترجمہ:....''پڑھو اپنے اس پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو منجمد خون سے پیدا کیا۔ پڑھو، اور تمہارا پروردگار سب سے زیادہ کریم ہے۔''

اس پہلی وحی کے نزول کے بعد تین سال تک وحی کے نزول کا سلسلہ بند رہا۔ تین سال کے بعد وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں آیا تھا، آپ کے پاس آیا اور سورۃ المدثر کی ابتدائی چند آیات آپ پر نازل فرمائیں۔

ترجمہ:....''اے کپڑے میں لپٹنے والے۔ اٹھو اور لوگوں کو خبردار کرو۔ اور اپنے پروردگار کی تکبیر کہو۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔ اور گندگی سے کنارہ کرلو۔''

اس کے بعد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک وحی کے نزول کا تدریجی سلسلہ جاری رہا۔ غرض تقریباً 23 سال کے عرصہ میں قرآنِ کریم مکمل نازل ہوا۔

☆ قرآنِ کریم کس طرح ہمارے پاس پہنچا؟: آپ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو قرآن کریم کے معانی کی تعلیم ہی نہیں دیتے تھے بلکہ انھیں اس کے الفاظ بھی یاد کراتے تھے۔ خود صحابۂ کرامؓ کو قرآنِ کریم یاد کرنے کا اتنا شوق تھا کہ ہر شخص ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی فکر میں رہتا تھا۔ چناں چہ ہمیشہ صحابۂ کرامؓ میں ایک اچھی خاصی جماعت ایسی رہتی جو نازل شدہ قرآن کی آیات کو یاد کرلیتی اور راتوں کو نماز میں اسے دہراتی تھی۔ غرض یہ کہ قرآنِ کریم کی حفاظت کے لیے سب سے پہلے حفظِ قرآن کریم پر زور دیا گیا اور اُس وقت کے لحاظ سے یہی طریقہ زیادہ محفوظ اور قابلِ اعتماد تھا۔

قرآنِ کریم کی حفاظت کے لیے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنِ کریم کو لکھوانے کا بھی خاص اہتمام فرمایا۔ چنانچہ نزولِ وحی کے بعد آپ کاتبینِ وحی کو لکھوا دیا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں کاغذ دستیاب نہیں تھا۔ اس لیے یہ قرآنی آیات زیادہ تر پتھر کی سلوں، چمڑے کے پارچوں، کھجور کی شاخوں، بانس کے ٹکڑوں، درخت کے پتوں اور جانور کی ہڈیوں پر لکھی جاتی تھیں۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جتنے قرآنِ کریم کے نسخے لکھے گئے تھے، وہ عموماً متفرق اشیا پر لکھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں جب جنگ یمامہ کے دوران حفاظِ قرآن کی ایک بڑی جماعت شہید ہوگئی، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قرآنِ کریم ایک جگہ جمع کروانے کا مشورہ دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ابتدا میں اس کام کے لیے تیار نہیں تھے، لیکن شرحِ صدر کے بعد وہ بھی اس عظیم کام کے لیے تیار ہوگئے اور کاتبِ وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس اہم و عظیم عمل کا ذمہ دار بنایا۔ اس طرح قرآن کریم کو ایک جگہ جمع کرنے کا اہم کام شروع ہوگیا۔ حضرت زید بن ثابت خود کاتبِ وحی ہونے کے ساتھ پورے قرآنِ کریم کے حافظ تھے۔ وہ اپنی یادداشت سے بھی پورا قرآن لکھ سکتے تھے، اُن کے علاوہ اُس وقت سیکڑوں حفاظِ قرآن موجود تھے، مگر انھوں نے احتیاط کے پیشِ نظر صرف ایک طریقہ پر بس نہیں کیا بلکہ ان تمام ذرائع سے بیک وقت کام لے کر اُس وقت تک کوئی آیت اپنے صحیفے میں درج نہیں کی جب تک اس کے متواتر ہونے کی تحریری اور زبانی شہادتیں نہیں مل گئیں۔ اس کے علاوہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی جو آیات اپنی نگرانی میں لکھوائی تھیں، وہ مختلف صحابۂ کرامؓ کے پاس محفوظ تھیں، حضرت زید بن ثابتؓ نے انہیں یکجا فرمایا تاکہ نیا نسخہ ان ہی سے نقل کیا جائے۔ اس طرح خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہدِ خلافت میں قرآنِ کریم ایک جگہ جمع کر دیا گیا۔

جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اسلام عرب سے نکل کر دور دراز عجمی علاقوں تک پھیل گیا تھا۔ ہر نئے علاقہ کے لوگ ان صحابہ کرامؓ و تابعینؒ سے قرآن سیکھتے جن کی بدولت انہیں اسلام کی نعمت حاصل ہوئی تھی۔ صحابۂ کرامؓ نے قرآن کریم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف قرأتوں کے مطابق سیکھا تھا۔ اس لئے ہر صحابی نے اپنے شاگردوں کو اسی قرأت کے مطابق قرآن پڑھایا، جس کے مطابق خود انہوں نے حضورِ اکرم سے پڑھا تھا۔ اس طرح قرأتوں کا یہ اختلاف دور دراز ممالک تک پہنچ گیا۔ لوگوں نے اپنی قرأت کو حق اور دوسری قرأتوں کو غلط سمجھنا شروع کر دیا حالاں کہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے اجازت ہے کہ مختلف قرأتوں میں

قرآنِ کریم پڑھا جائے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا کہ اُن کے پاس (حضرت ابوبکر صدیق کے تیار کرائے ہوئے) جو صحیفے موجود ہیں، وہ ہمارے پاس بھیج دیں۔ چناں چہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سرپرستی میں ایک کمیٹی تشکیل دے کر ان کو مکلف کیا گیا کہ وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے صحیفہ سے نقل کرکے قرآنِ کریم کے چند ایسے نسخے تیار کریں جن میں سورتیں بھی مرتب ہوں۔ چناں چہ قرآنِ کریم کے چند نسخے تیار ہوئے اور ان کو مختلف جگہوں پر ارسال کردیا گیا، تاکہ اسی کے مطابق نسخے تیار کرکے تقسیم کردیے جائیں۔ اس طرح امت مسلمہ میں اختلاف باقی نہ رہا اور پوری امت مسلمہ اسی نسخہ کے مطابق قرآنِ کریم پڑھنے لگی۔ بعد میں لوگوں کی سہولت کے لیے قرآنِ کریم پر نقطے وحرکات (یعنی زبر، زیر اور پیش) بھی لگائے گئے، نیز بچوں کو پڑھانے کی سہولت کے مدِنظر قرآنِ کریم کو تیس پاروں میں تقسیم کیا گیا۔ نماز میں تلاوتِ قرآن کی سہولت کے لیے رکوع کی ترتیب بھی رکھی گئی۔

☆ قرآنِ کریم میں کیا ہے؟:...

علمائے کرام نے قرآنِ کریم کے مضامین کی مختلف قسمیں ذکر فرمائی ہیں، تفصیلات سے قطعِ نظر ان مضامین کی بنیادی تقسیم اس طرح ہے:

1:۔عقائد۔

2:۔احکام۔

3:۔قصص۔

قرآنِ کریم میں عمومی طور پر صرف اصول ذکر کیے گئے ہیں، لہٰذا عقائد واحکام کی تفصیل احادیثِ نبویہ میں ہی ملتی ہے، یعنی قرآنِ کریم کے مضامین کو ہم احادیثِ نبویہ کے بغیر نہیں سمجھ سکتے ہیں۔

☆ عقائد:...توحید، رسالت، آخرت وغیرہ کے مضامین اسی کے تحت آتے ہیں۔ عقائد پر قرآنِ کریم نے بہت زور دیا ہے اور ان بنیادی عقائد کو مختلف الفاظ سے بار بار ذکر فرمایا ہے۔ ان کے علاوہ فرشتوں پر ایمان، آسمانی کتابوں پر ایمان، تقدیر پر ایمان، جزاوسزا، جنت ودوزخ، عذابِ قبر، ثوابِ قبر، قیامت کی تفصیلات وغیرہ بھی مختلف عقیدوں پر قرآنِ کریم میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

☆ احکام:... اس کے تحت مندرجہ ذیل احکام اوران سے متعلق مسائل آتے ہیں:

عبادتی احکام:...نماز، روزہ، زکات اور حج وغیرہ کے احکام ومسائل۔ قرآن کریم میں سب زیادہ تاکید نماز پڑھنے کے متعلق وارد ہوئی ہے۔ قرآن کریم میں نماز کی ادائیگی کے حکم کے ساتھ ہی عموماً زکات کی ادائیگی کا حکم بھی وارد ہوا ہے۔

معاشرتی احکام:...مثلاً حقوق العباد کی تفصیلات۔

معاشی احکام:...خرید وفروخت، حلال اور حرام اور مال کمانے اور خرچ کرنے کے مسائل۔

اخلاقی وسماجی احکام:...انفرادی اور اجتماعی زندگی سے متعلق احکام ومسائل۔

سیاسی احکام:...حکومت اور رعایا کے حقوق سے متعلق احکام ومسائل۔

عدالتی احکام:...حدود وتعزیرات کے احکام ومسائل۔

☆ قصص:...گزشتہ انبیائے کرام اور ان کی امتوں کے واقعات کی تفصیلات۔

قرآنِ کریم کا ہمارے اوپر کیا حق ہے؟:

☆ تلاوتِ قرآن کریم: اللہ کے کلام کو پابندی سے پڑھیں۔

☆ حفظِ قرآن کریم: اللہ کے کلام کی کم ازکم چند سورتیں زبانی یاد کریں۔

☆ قرآن فہمی: علمائے کرام کی صحبت میں رہ کر قرآنِ کریم کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

☆ العمل بالقرآن: یہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت کی تطبیق ہے اور اسی میں بنی نوع انسانی کی دنیاوی واخروی سعادت مضمر ہے، اور نزولِ قرآن کی غایت ہے۔ اگر ہم قرآنِ کریم کے احکام پر عمل پیرا نہیں، تو گویا ہم قرآنِ کریم کے نزول کا سب سے اہم مقصد ہی فوت کررہے ہیں۔ لہٰذا جن امور کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ان کو بجالائیں اور جن چیزوں سے منع کیا ہے ان سے رُک جائیں۔

☆ قرآنی پیغام کو دوسروں تک پہنچانا: امت مسلمہ پر یہ ذمے داری عائد کی گئی کہ اپنی ذات سے قرآن وحدیث پر عمل کرکے اس بات کی کوشش اور فکر کی جائے کہ ہمارے بچے، خاندان والے، محلہ والے، شہر والے بلکہ انسانیت کا ہر ہر فرد اللہ کو معبودِ حقیقی مان کر قرآن و حدیث کے مطابق زندگی گزارنے والا بن جائے۔ اگر ہم حقیقی معنوں میں دونوں جہاں میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو ہمیں قرآن وحدیث کی طرف لوٹ کر آنا ہوگا، ہمیں قرآنِ کریم سے اپنا رشتہ جوڑنا ہوگا، جو تلاوت، حفظ، تدبر اور عمل بالقرآن سے ہی ممکن ہے۔ ✪✪

”صُوَرٌ مِنْ حَیَاۃِ الصَّحَابۃ“ زندگیاں صحابہ رضی اللہ عنہ کی

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

”جو شخص پیروی کرنا چاہے، اسے ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہئے جو وفات پا چکے ہیں، اس لئے کہ آدمی جب تک زندہ رہتا ہے، اس کے فتنہ میں پڑنے اور دین حق سے ہٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے، وہ لوگ جن کی پیروی کرنی ہے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، وہ لوگ اس امت کے افضل ترین افراد تھے، ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری تھی۔ وہ دین کا گہرا علم رکھتے تھے اور تکلف سے دور تھے، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ مسلمانو! تم ان کا مقام پہچانو، ان کے پیچھے چلو اور ان کے اخلاق وسیرت کو حتی الامکان مضبوطی سے پکڑو، اس لئے کہ وہ لوگ صراطِ مستقیم اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہِ ہدایت پر تھے۔“ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

تصنیف: ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشا مرحوم (مصر)
مترجم: مولانا اقبال احمد قاسمی، یوکے اسلامک مشن

وہ پاکیزہ رو، خوش شکل، دبلا پتلا جسم اور سبک رفتار شخصیت کے مالک تھے، انہیں دیکھ کر آنکھوں کو راحت ملتی اور ان سے مل کر روح کو سکون اور دل کو قرار میسر آتا تھا، اس کے علاوہ وہ بے حد خوش اخلاق نرم مزاج اور شرم وحیا کے پیکر تھے لیکن جب کوئی سخت معاملہ پیش آتا یا کوئی کٹھن گھڑی سامنے آتی تو وہ ایک خوں خوار شیر کی مانند نظر آتے، وہ رونق وصفائی اور تیزی اور کاٹ میں تلوار کی دھار کے مشابہ تھے، یہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امین حضرت ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن جراح فہری قریشی ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

”قریش کے تین آدمی سب سے زیادہ درخشندہ رو، سب سے زیادہ خوش اخلاق اور سب سے زیادہ باحیاء ہیں، اگر وہ تم سے بات کریں گے تو کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے اور اگر تم ان سے بات کرو گے تو کبھی تمہاری تکذیب نہیں کریں گے، وہ ہیں ابوبکر صدیق، عثمان بن عفان اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ”السابقون الاولون“ (سب سے پہلے ایمان لانے والے) میں سے تھے، وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کے دوسرے دن انہی کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے، حضرت ابوبکر ان کو، حضرت عبدالرحمن بن عوف کو، حضرت عثان بن مظعون کو اور حضرت ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہم کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کلمہ حق کا اعلان کیا، یہ لوگ بنیاد کی وہ خشتِ اولین تھے جس پر اسلام کی عظیم الشان عمارت تعمیر کی گئی۔

اگرچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے مکہ میں رہتے ہوئے شروع سے آخر تک ان شدید ترین آزمائشوں کو برداشت کرتے ہوئے زندگی گزاری جن میں مسلمانوں کو مبتلا کیا گیا۔ انہوں نے ابتدائی مسلمانوں کے ساتھ مصائب، رنج وغم کی جو سختیاں جھیلیں، روئے زمین پر کسی دین کے متبعین نے نہ جھیلی ہوں گی۔ انہوں نے بڑی پامردی اور عزم وحوصلے کے ساتھ ان ابتلاؤں کا مقابلہ کیا اور ہر موقع پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی محبت کا ثبوت دیا، لیکن غزوۂ بدر کے موقع پر وہ جس آزمائش میں مبتلا ہوئے اس کی سختی ہر خیال وتصور سے بالاتر تھی۔ وہ غزوۂ بدر میں صفوں کے درمیان اس طرح بڑھ بڑھ کر اور پینترے بدل بدل کر حملہ کر رہے تھے جیسے ان کو نہ تو موت کا کوئی ڈر ہے نہ ہلاکت کا کوئی اندیشہ، ان کے حملوں نے مشرکین پر ان کی ہیبت طاری کردی اور قریش کے بڑے بڑے سورما ان کا سامنا کرنے سے کترانے لگے، لیکن ان میں سے ایک شخص ایسا تھا جو ہر وقت ان کا سامنا کرنے کی کوشش کرتا اور ہر موقع پر ان کے بالمقابل آجاتا مگر وہ اس کے راستے سے ہٹ جاتے اور اس کے ساتھ مقابلہ کرنے سے پرہیز کرتے، وہ شخص بار بار ان کے اوپر حملہ آور ہوتا اور وہ ہر بار کترا کر دوسری طرف نکل جاتے، آخر کار اس نے ان کے لئے سارے راستے بند کر دیئے، ان کے سامنے آ کھڑا ہوا اور ان کے اور ان کے دشمنوں کے

درمیان حائل ہوگیا، جب اس کی یہ حرکتیں حضرت ابوعبیداللہ رضی اللہ عنہ کی قوت برداشت سے باہر ہوگئیں تو انہوں نے اس کے سر پر تلوار کا ایک بھرپور ہاتھ مارا، اس کی کھوپڑی کے دو ٹکڑے ہوگئے اور وہ بے جان ہوکر زمین پر گر پڑا۔

قارئین کرام! یہ اندازہ لگانے کی کوشش نہ کریں کہ یہ مرنے والا شخص کون ہوگا؟ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا امتحان ہر قسم کے خیال وگمان سے بلند تھا اور آپ کا سر چکرا جائے گا جب یہ بات آپ کے علم میں آئے گی کہ حضرت ابوعبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا جانے والا شخص کوئی اور نہیں خود ان کا والد عبداللہ بن جراح تھا، انہوں نے اپنے والد کو نہیں ان کی شخصیت میں پائے جانے والے کفر کو قتل کیا تھا، اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوعبیداللہ رضی اللہ عنہ اور ان کے والد کے متعلق قرآن نازل کرتے ہوئے فرمایا:

’’لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ‘‘ (المجادلہ:۲۲)

ترجمہ: ’’تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے اہل خاندان، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو نقش کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے، وہ ان لوگوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ وہ اللہ کی پارٹی کے لوگ ہیں خبردار رہو اللہ کی پارٹی والے ہی فلاح پانے والے ہیں۔‘‘

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اس بات کا صادر ہونا کچھ حیرت انگیز اور تعجب خیز نہ تھا، وہ اپنی قوتِ ایمانی، دینی خیرخواہی اور امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے امانت داریٰ کے اس مقامِ بلند پر فائز تھے کہ بہت سے لوگوں کی رشک آمیز نگاہیں ان کی طرف اٹھتی رہتی تھیں۔

محمد بن جعفر نے بیان کیا ہے کہ ایک بار نصاریٰ کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی ’’ابوالقاسم! آپ ہمارے ساتھ اپنے اصحاب میں سے کسی ایسے شخص کو بھیجئے جس کو آپ ہمارے لئے پسند کرتے ہوں تاکہ ہمارے درمیان ان جائیدادوں کا فیصلہ کرے جن کے بارے میں ہمارے اندر اختلاف پیدا ہوگیا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دن کے وقت مجھ سے ملو میں تمہارے ساتھ ایک قوی امین کو روانہ کروں گا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ظہر کی نماز کے لئے بہت سویرے پہنچا اس روز کی طرح میرے دل میں امارت کی کبھی خواہش نہیں پیدا ہوئی تھی اور امارت کی یہ خواہش میرے دل میں صرف اس وجہ سے پیدا ہوئی تھی کہ ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ وصف کا میں ہی مصداق ٹھہروں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوکر اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگے تو میں اُچک اُچک کر خود کو نمایاں کرنے لگا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میرے اوپر پڑ سکے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی متجسس نظریں ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ پر جا کر ٹِک گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پاس بلایا اور اہل وفد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ’’ان کے ساتھ جاؤ اور ان کے درمیان پیدا شدہ اختلافی معاملے کا برحق اور مبنی برانصاف فیصلہ کردو‘‘ یہ دیکھ کر میں نے اپنے دل میں کہا: ’’ابوعبیدہ اس فضیلت کو لے اڑے۔‘‘

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ صرف صفت امانت ہی سے متصف نہ تھے وہ امانت داری کے ساتھ ساتھ زبردست قوتِ ایمانی کے مالک بھی تھے اور بہت سے مواقع پر ان کی اس قوت کا اظہار بھی ہو چکا تھا، اس قوت کا اظہار خاص کر اس وقت ہوا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک دستہ قریش کے تجارتی قافلے سے تعرض کرنے کے لئے روانہ فرمایا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا تھا، روانگی کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں سے بھری ہوئی ایک تھیلی ان کے حوالے کی تھی انہیں زاد سفر کے طور پر دینے کے

لئے اس وقت اس کے علاوہ دوسری کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میسر نہ تھی، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں میں سے ہر ایک کو روزانہ ایک ایک کھجور دیتے اور ہر شخص اس کھجور کو اس طرح چوستا جس طرح شیر خوار بچہ ماں کی چھاتیوں کو چوستا ہے اور اوپر سے پانی پی لیتا تھا اور یہی اس کی پورے ایک دن کی خوراک ہوتی تھی۔ان کی قوت ایمانی کا اظہار اس وقت بھی ہوا تھا جب غزوۂ احد کے موقع پر مسلمانوں کو شکست اور ان کے میدان چھوڑ کر بھاگ جانے کے بعد مشرکین مسلسل آوازیں لگا رہے تھے:

’’ہمیں بتاؤ! محمد کہاں ہے؟ بتاؤ ہمیں کہاں ہے محمد؟ (صلی اللہ علیہ وسلم)‘‘

تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ان دس افراد میں سے ایک تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے ان کو چاروں طرف سے اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھنے والے مشرکین کے نیزوں کو اپنے سینوں پر روک لیں۔ جنگ ختم ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دو دانت شہید ہو چکے تھے پیشانی مبارک زخمی ہوگئی تھی اور رخسار مبارک میں خود کی کڑیاں چبھ گئی تھیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو رخسار مبارک سے نکالنا چاہا تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے انہیں قسم دے کر کہا کہ یہ کام آپ میرے لئے چھوڑ دیں اور انہوں نے چھوڑ دیا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ یہ خدمت انجام دیں۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ تھا کہ اگر وہ ان کڑیوں کو ہاتھ سے کھینچ کر نکالتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوگی، اس لئے انہوں نے ایک کڑی کو دانتوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑا اور زور لگا کر کھینچا تو وہ باہر آ گئی مگر ساتھ ہی ان کا ایک دانت بھی ٹوٹ گیا، پھر انہوں نے دوسری کڑی کو بھی اپنے دانتوں کی مضبوط گرفت میں لے کر زور لگایا کڑی پیشانی مبارک سے نکل گئی مگر ان کا دوسرا دانت بھی ٹوٹ کر الگ ہو گیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ: ’’ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سب سے اچھے ہیں جن کے آگے کے دانت ٹوٹے ہوئے ہوں۔‘‘

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ شروع سے آخر تک تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب رہے اور جب سقیفۂ بنی ساعدہ کا موقع آیا (جس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر خلافت کی بیعت کی گئی تھی) تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ’’اپنا ہاتھ بڑھایئے آپ کی بیعت کروں اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے یہ کہتے سنا ہے کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور ہماری امت کے امین تم ہو‘‘ تو انہوں نے جواب دیا کہ ’’میں اس شخص سے آگے بڑھنے کی جرأت کیسے کر سکتا ہوں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مسلمانوں کا امام بنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک وہ ہماری امامت کرتا رہا، اور اس کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر خلافت کی بیعت ہوگئی تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ حق وصداقت کے معاملہ میں ان کے بہترین خیر خواہ اور خیر وفلاح میں ان کے قابل اعتماد معاون ثابت ہوئے۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لئے خلافت کی وصیت کی اور اس کی ذمہ داریاں ان کے سپرد کیں تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے مکمل طور پر ان کی اطاعت کی اور ایک مرتبہ کے علاوہ کبھی ان کے حکم

چناب نگر کورس کیلئے مدارس کا دورۂ شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما استاد المبلغین حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سالانہ چناب نگر کورس کے سلسلے میں ۱۵ر جنوری ۲۰۲۳ء بروز سوموار ایک روزہ دورے پر ضلع لکی مروت تشریف لائے۔ جامعہ حلیمیہ درہ پیزو کے مہتمم حضرت مولانا مفتی سید عبدالغنی شاہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ضلعی ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان اور جامعہ کے اساتذہ نے استقبال کیا۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے دارالحدیث میں اساتذہ وطلباء کو ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کیا اور طلباء سے اپیل کی کہ چناب نگر کورس میں شرکت کریں، طلباء نے شرکت کا عزم کیا۔ اس کے بعد جامعہ عربیہ صدیقیہ متورہ عزنی خیل کے اساتذہ کرام اور طلباء میں بیان ارشاد فرمایا، اس موقع پر جامعہ عربیہ صدیقیہ کے مہتمم مولانا عبداللہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل عزنی خیل کے رہنما حافظ محمد رضا بھی موجود تھے۔ الحمدللہ! طلباء نے حسب سابق کورس میں شرکت کے لئے اپنے نام ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی کے ساتھ لکھوائے۔

کی خلاف ورزی نہیں کی، وہ کون سا موقع تھا جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے خلیفۃ المسلمین کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی۔

ہوا یہ کہ جس زمانے میں وہ شام کے علاقے میں لشکر مجاہدین کی قیادت فرما رہے تھے اور یکے بعد دیگرے فتح و کامرانی کے جھنڈے گاڑتے ہوئے پورے علاقے کو فتح کرتے ہوئے ایک طرف مشرق میں دریائے فرات اور دوسری جانب شمال میں ایشیائے کوچک تک پہنچ گئے تھے۔ شام میں اچانک طاعون کی زبردست اور بہت ہی زیادہ وبا پھوٹ پڑی جس نے بے شمار انسانوں کو اپنے بھیانک خونی پنجوں میں جکڑ لیا اور دیکھتے دیکھتے ان گنت انسان لقمۂ اجل بن گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہوا تو وہ سخت تشویش میں مبتلا ہو گئے اور انہوں نے ایک قاصد کو اس پیغام کے ساتھ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کیا کہ ’’اچانک مجھے ایک ضرورت پیش آ گئی ہے جس میں میرے لئے آپ سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ اگر میرا خط آپ کے پاس رات کے وقت پہنچے تو صبح کا انتظار کیے بغیر سفر پر روانہ ہو جایئے اور اگر دن کو ملے تو شام ہونے سے پہلے رخت سفر باندھ لیجیے۔‘‘ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ خط ملا تو انہوں نے فرمایا: ’’مجھے معلوم ہے کہ امیر المومنین کو مجھ سے کیا ضرورت ہے۔ وہ ایک ایسے شخص کو بچانا چاہتے ہیں جو بچنے والا نہیں ہے۔‘‘ پھر انہوں نے ان کے جواب میں لکھا: ’’امیر المومنین! میں سمجھ گیا کہ آپ کو مجھ سے کیا ضرورت ہے۔ میں مسلمانوں کے لشکر میں اور اپنے دل میں اس قسم کی کوئی خواہش نہیں پاتا کہ میں اپنے آپ کو اس وباء سے محفوظ کر لوں جس میں یہ سب لوگ مبتلا ہیں۔ میں اس وقت تک ان سے الگ نہیں ہو سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اور ان کے بارے میں اپنا فیصلہ نافذ نہیں کر دیتا۔ اس لئے جب میرا یہ خط آپ کو ملے تو آپ مجھے اپنی قسم سے بری کر دیجئے اور مجھے یہاں ٹھہرنے کی اجازت مرحمت فرما دیجئے۔‘‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خط پڑھا تو رونے لگے اور ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے، حاضرین نے ان کی شدت گریہ کو دیکھ کر پوچھا کہ کیا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ’’نہیں؟ ان کا انتقال نہیں ہوا مگر موت ان سے زیادہ دور نہیں ہے۔‘‘ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اندیشہ غلط نہیں تھا۔ اس لئے کہ اس کے کچھ ہی دنوں کے بعد وہ طاعون میں مبتلا ہو گئے اور جب ان کی موت کی گھڑی قریب آ گئی تو انہوں نے اپنی فوج کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ’’میں تم لوگوں کو ایک وصیت کر رہا ہوں اگر اس پر عمل کرو گے تو ہمیشہ خیر و فلاح پر قائم رہو گے، دیکھو! نماز قائم کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، صدقہ و خیرات کرتے رہو، حج اور عمرہ ادا کرو، آپس میں ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کیا کرو، اپنے امراء کے ساتھ خیر خواہی کرو، ان کے ساتھ خیانت اور فریب سے کام نہ لو اور دنیا تم کو دھوکے میں نہ ڈالے، اس لئے کہ اگر آدمی کو ہزاروں سال کی طویل زندگی بھی مل جائے تب بھی اس کے لئے اس انجام سے دوچار ہونا ضروری ہے جس سے اس وقت میں دوچار ہوں: والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔‘‘ پھر انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا: ’’معاذ! میرے بعد لوگوں کو نماز تم پڑھاؤ گے۔‘‘ اور تھوڑی دیر بعد طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، انتقال کے بعد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا:

’’لوگو! تم ایک ایسے شخص کی موت کے صدمے سے دوچار ہو کہ واللہ! میں نے آج تک کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو اس سے زیادہ مخلص و پاک مزاج اور اس سے زیادہ شر و کینہ سے دور ہو۔ نہ میں نے کسی ایسے شخص کو دیکھا جو اس سے زیادہ آخرت سے محبت کرنے والا اور مسلم عوام کا خیر خواہ ہو۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحم کی دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے۔‘‘ ✪✪

ABS ESTD 1880 سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABDULLAH Brothers Sonara
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell: 0301-2352363

دل کی بات

جناب محمد متین خالد صاحب

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی دیگر مقدس شخصیات کے خلاف سوشل میڈیا پر گستاخانہ اور توہین آمیز مواد کو روکنے کے لئے دینی غیرت وحمیت کے جذبہ سے سرشار چند معزز شخصیات جن میں جناب لقمان حبیب، جناب بلال ریاض شیخ، جناب لیاقت علی چوہان، جناب محمد سعید اللہ سندھو اور جناب ندیم سرور سرفہرست ہیں، نے لاہور ہائی کورٹ میں مختلف رِٹ پٹیشنز دائر کیں۔ ان حضرات نے اپنی رٹ پٹیشنز میں موقف اختیار کیا کہ سوشل میڈیا بالخصوص فیس بک (Facebook) پر حضور خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کے خلاف انتہائی گستاخانہ مواد موجود ہے۔ اس لئے فیس بک وغیرہ پر ایسی توہین آمیز سرگرمیوں اور متنازعہ ویب پیجز کی بندش وغیرہ کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

اس کیس میں تمام درخواست گزار ذاتی طور پر پیش ہوئے۔ علاوہ ازیں جناب محمد اظہر صدیق، جناب صفدر شاہین پیرزادہ، جناب محمد فیضان مقصود، جناب محمد عثمان شیخ، جناب زبیر جنجوعہ، جناب فیصل نواز بھٹی، جناب زاہدہ غفار، جناب آصف محمود خان، جناب عدنان پراچہ، جناب عیسیٰ عثمان غازی اور جناب عرفان اکرم ایڈووکیٹس جو درخواست گزار کی طرف سے تھے، بھی پیش ہوئے۔ ان کے علاوہ جناب اسد علی باجوہ ڈپٹی اٹارنی جنرل، محمد اسامہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (سافٹ ویئر)، وقاص ریاض انسپکٹر سی ای ڈبلیو، اسد اقبال سب انسپکٹر اور نبیل حسین سب انسپکٹر ایف آئی اے۔ چودھری سرفراز احمد کھٹانہ، ڈپٹی پراسیکیوٹر جنرل، جناب بیرسٹر راجہ ہاشم جاوید، جناب بیرسٹر چوہدری محمد عمر، جناب مفتی احتشام الدین حیدر، جناب رانا محمد انصار ایڈووکیٹس کے ساتھ محمد فاروق، ڈائریکٹر پی ٹی اے، شہزادہ محمد حمید، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ویجیلنس) پی ٹی اے بھی عدالت میں پیش ہوئے۔

درخواست گزاران کی طرف سے گستاخانہ مواد پر مشتمل متن کے ساتھ ساتھ تصویروں کی شکل وغیرہ کے خاکوں کے سکرین شاٹ جب عدالت میں پیش کئے گئے تو وہاں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ مستند ریکارڈ کے مطابق ان ناپاک سازشوں میں فتنہ قادیانیت کے ساتھ ساتھ ایک ایسا مفسد گروہ بھی شامل ہے جس نے ہمیشہ اسلام کے اساسی عقائد و نظریات پر نہ صرف حملہ کیا بلکہ اسلامی نقاب اوڑھ کر منافقانہ کردار بھی ادا کیا۔ میں نے اس کیس کی مکمل فائل کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔

میں پوری دیانتداری سے عرض کرتا ہوں کہ میں نے اپنی پوری زندگی میں اسلام کی مقدس شخصیات کے خلاف کبھی ایسا گستاخانہ، دل آزارانہ اور توہین آمیز مواد اور خاکے نہیں دیکھے۔ انہیں دیکھ کر کلیجہ پھٹنے کو آتا ہے، دل ٹکڑے ہوتا ہے، سینہ چھلنی ہوتا ہے، آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں، ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں، روح میں زہر آلود نشتر چبھتے اور دماغ مفلوج ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ معزز جسٹس صاحب نے فاضل وکلا کے دلائل اور فائل میں دستیاب ریکارڈ ملاحظہ کرنے کے بعد اپنے فیصلہ میں لکھا:

”اس امر کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ جب کسی فعل کو جرم قرار دیا جاتا ہے تو یہ ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ سب سے پہلے اس طرح کے جرائم کو روکنے کے لئے تمام قانونی اقدامات کرے ۳(۶) دوسرا یہ کہ اگر کوئی جرم سرزد ہو تو مجرموں کو حتمی فیصلے کے لئے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ اسی تناظر میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کا آرٹیکل ۵ ریاست کے ساتھ وفاداری اور آئین اور قانون کی اطاعت سے متعلق ہے، اس لئے یہ ریاستی عہدیداروں کا آئینی فرض ہے کہ وہ اپنے فرائض تندہی سے سرانجام دیں تاکہ جرائم پر قابو پایا جا سکے۔ یہ بہت حساس مسئلہ ہے اور عدالت میں پیش کیا گیا مواد واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ اس طرح

کی (سوشل میڈیا پر) پوسٹوں کے پیچھے نظر آنے والا مقصد پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا تھا اور ہمارے پاس تاریخی شواہد ہیں کہ جب بھی اس طرح کی کوئی ناپاک سازش کی گئی تو اس نے ہمارے پورے معاشرے کے (امن و امان) لئے دھاکے کا کام کیا۔ ہمارے آئین کی تمہید واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ ہر طبقے کے حقوق حساس انداز میں متوازن رہے ہیں اور تقریر/ اظہار رائے اور معلومات کی آزادی بھی ہمارے آئین کی پہچان ہے، لیکن ’’آزادی اظہار رائے‘‘ کی اصطلاح کو اس حد تک نہیں بڑھایا جا سکتا کہ اسے کسی مذہب کی مذہبی تعلیمات یا مقدس شخصیات کی توہین کے لئے ایک آلے کے طور پر استعمال کیا جائے۔ یہ عدالت بخوبی جانتی ہے کہ ’’آزادی اظہار رائے‘‘ کی چھتری کے تحت نہ صرف مسلمانوں بلکہ دیگر تمام مذاہب کے پیروکاروں کو بے حد تکلیف پہنچائی گئی ہے۔ اس موقع پر یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ کچھ افراد کا خیال ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۱۹/اور ۱۹/اے نے تقریر اور معلومات کی آزادی کا بلا روک ٹوک حق دیا ہے، لہٰذا اس طرح کے کسی بھی مواد کے خلاف کارروائی نہیں کی جا سکتی ہے، جیسا کہ یہ چیز اس رٹ پٹیشن کا حصہ ہے۔ لیکن، وہ اس حقیقت سے مکمل طور پر لاعلم ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کا آرٹیکل ۱۹، واضح الفاظ میں یہ بتاتا ہے کہ مذکورہ آزادی دین اسلام کے تقدس یا پاکستان یا اس کے کسی حصہ کی سالمیت، سلامتی یا دفاع، غیر ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات، امن عامہ، تہذیب یا اخلاق کے مفاد کے پیش نظر یا توہین عدالت، کسی جرم کے ارتکاب یا اس کی ترغیب سے متعلق قانون کے ذریعے عائد کردہ مناسب پابندیوں کے تابع ہر شہری کو تقریر اور اظہار رائے کی آزادی کا حق ہوگا۔ عدالت اس بات سے باخبر ہے کہ آزادی اظہار کو بے حد اہمیت کا بنیادی حق سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ آزادی اظہار، تقریر، رواداری اور احترام ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ شاید کچھ شرپسند عناصر اس حقیقت سے واقف نہیں ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی عزت و ناموس کی حفاظت دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کا اولین اور بنیادی فرض ہے۔ مسلمان کسی بھی نعرے ’’آزادی اظہار‘‘ یا ’’اظہار رائے کی آزادی‘‘ کی بنیاد پر حضرت محمد ﷺ کے وقار کو مجروح کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انٹرنیٹ پر دستیاب فیس بک صارفین کے حقوق اور ذمہ داریوں کی شق ۳ (٦) واضح طور پر متنبہ کرتی ہے کہ اس کا صارف ایسا مواد پوسٹ نہیں کرے گا جو نفرت انگیز تقریر، دھمکی آمیز یا فحش مواد پر مشتمل ہو۔ تشدد کو بھڑکاتا ہو، عریانی یا بلاوجہ تشدد پر مشتمل ہے۔ مزید یہ کہ اس کی شق ۵ (۱) اور (۲) واضح کرتی ہے کہ صارف فیس بک پر ایسا مواد پوسٹ نہیں کرے گا اور نہ ہی کوئی ایسا اقدام کرے گا جو کسی اور کے حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے یا قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے، اور فیس بک کسی بھی ایسے مواد یا معلومات کو ہٹا سکتا ہے جو پوسٹ کیا گیا ہے۔ مزید براں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ خود فیس بک اپنے قواعد یا پالیسیوں کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اسی طرح قابل احترام رویّے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔‘‘

معزز جسٹس صاحب کے مذکورہ بالا ایمان افروز ریمارکس پر یاد آیا کہ جون ۲۰۲۱ء میں سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی تشہیر کے خلاف ایک کیس کی سماعت کے دوران اپنے ریمارکس میں اسلام آباد ہائی کورٹ کے معزز جسٹس عامر فاروق صاحب نے کہا تھا کہ اسلام کی مقدس ہستیوں کی توہین سے متعلق ہماری صفر رواداری کی پالیسی ہے۔ مغرب کا اظہار رائے کی آزادی کے حوالے سے دوہرا معیار ہے۔ اپنے لئے ایک اور ہمارے لئے دوسرا معیار ہے۔ مغرب اپنے مذہب یا اپنے مذہبی عقائد کی توہین نہیں برداشت کرتا، ہم بھی اپنے مذہب اور مقدس ہستیوں کی توہین کسی

صورت برداشت نہیں کر سکتے۔ ایسے ہی دینی غیرت وحمیت پر مبنی ریمارکس ۲ دسمبر ۲۰۲۲ء کو ایک کیس کی سماعت کے دوران لاہور ہائی کورٹ راولپنڈی بنچ کے جسٹس عزت مآب جناب چودھری عبدالعزیز صاحب نے بھی دیئے تھے۔

(اللہ تعالیٰ انہیں دنیا اور آخرت میں مزید عزتوں اور کامرانیوں سے نوازے۔)

لاہور ہائی کورٹ کے زیر نظر فیصلہ میں فاضل عدالت نے پی ٹی اے (Pakistan Telecommunication Authority) کو جو ہدایات جاری کیں، وہ آئندہ صفحات میں ''فیصلہ کے اہم نکات'' میں درج کر دی گئی ہیں تاکہ تکرار نہ ہو۔

ترجمہ کے دوران معلوم ہوا کہ اس فیصلہ میں چند ایسی فاش غلطیاں ہیں جنہیں کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً فیصلے کے صفحہ نمبر ۱۶۳۶ پر فاضل جج صاحب نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا:

In the Quran, He is also known by the term Khatam-ul-Mursaleen)Seal of the Envoys)

یعنی قرآن مجید میں انہیں (حضرت محمد ﷺ کو) خاتم المرسلین (یعنی نبیوں اور رسولوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والے) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

بصد احترام عرض ہے کہ قرآن مجید میں ایسا کہیں نہیں ہے۔ البتہ حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ کے اس لقب اور منفرد اعزاز کا ذکر موجود ہے۔ اسی صفحہ پر درج ہے کہ:

Muslims take this to mean that Muhammad)PBUH) was the final prophet and that no prophet after him would be able to come at all.

یعنی مسلمان اس کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی تھے اور ان کے بعد کوئی (نیا) نبی کسی صورت نہیں آ سکتا۔

یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں نہ کہ تھے۔ آپ ﷺ قیامت تک کے لئے نبی و رسول ہیں اور زندہ و پائندہ ہیں۔

ان کے علاوہ بھی کئی اغلاط ہیں جنہیں ساتھ ساتھ بریکٹ میں درست کر دیا گیا ہے۔ کاش کوئی صاحب، اہل اسلام پر احسان فرماتے ہوئے سی پی سی کی دفعہ ۱۵۲ کے تحت لاہور ہائی کورٹ سے ان اغلاط کی اصلاح کروا سکیں۔

لاہور ہائیکورٹ کے زیر نظر فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لئے پی ٹی آئی کے دور حکومت میں وفاقی حکومت کی جانب سے سپریم کورٹ میں تین اپیلیں CPLAs نمبر ۵۴۶۴، ۵۴۶۵، ۵۴۶۶ آف ۲۰۲۱ء دائر کی گئیں۔ ۶ دسمبر ۲۰۲۲ء کو فاضل جسٹس سید منصور علی شاہ اور فاضل جسٹس عائشہ اے ملک پر مشتمل سپریم کورٹ کے دو رکنی بینچ نے ان اپیلوں کی سماعت کی۔ وفاقی حکومت کی جانب سے ڈپٹی اٹارنی جنرل اور فریق مخالف کی جانب سے جناب جسٹس (ر) شوکت عزیز صدیقی فاضل عدالت کے روبرو پیش ہوئے۔ سینئر قانون دان سینیٹر کامران مرتضیٰ بھی وفاق کی طرف سے خصوصی طور پر فاضل عدالت کے روبرو پیش ہوئے۔ سماعت کے آغاز پر جناب کامران مرتضیٰ ایڈووکیٹ نے عدالت میں موقف اختیار کیا کہ موجودہ وفاقی حکومت نے پی ٹی آئی کے دور حکومت میں سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں مذکورہ تینوں اپیلیں واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ ان کی استدعا کو منظور کرتے ہوئے فاضل عدالت نے مذکورہ تینوں اپیلیں واپس لینے کی بنیاد پر خارج کر دیں۔ اس موقع پر تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ حافظ سعد حسین رضوی اور اہلسنّت والجماعت کے صدر علامہ اورنگزیب فاروقی بھی سپریم کورٹ پہنچے تھے۔

قابل ذکر بات ہے کہ جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف سے رابطہ کر کے سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی تشہیر کے خلاف لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لئے پی ٹی آئی کے دور حکومت میں وفاقی وزارت آئی ٹی اور پی ٹی اے کی جانب سے سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں مذکورہ اپیلیں واپس لینے کی درخواست کی تھی۔ مولانا فضل الرحمٰن نے مذکورہ اپیلیں واپس لینے کے متعلق قانونی نکات پر غور کے لئے معروف قانون دان سینیٹر کامران مرتضیٰ کو بھی خصوصی طور پر کوئٹہ سے اسلام آباد طلب کیا تھا۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے مذکورہ معاملے پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''مقدس ہستیوں اور شعائر اسلام کی عزت و ناموس اور حرمت و تقدس پر کوئی سمجھوتا نہیں کیا جا سکتا۔ مقدس ہستیوں اور شعائر اسلام کی عزت و ناموس اور حرمت و تقدس کا

تحفظ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ پی ٹی آئی کے دورحکومت میں وفاقی حکومت کی جانب سے تحفظ ناموس رسالت کے متعلق لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لئے سپریم کورٹ میں اپیلیں دائر کرنا انتہائی قابل تشویش اور قابل مذمت ہے۔اس سے بھی زیادہ تشویش کی بات یہ ہے کہ پی ٹی آئی کے دورحکومت میں سپریم کورٹ میں دائر کی گئیں مذکورہ اپیلوں کی ایک دفعہ بھی سماعت نہیں ہوئی۔ جب پی ٹی آئی کی حکومت کا خاتمہ ہو چکا، پی ڈی ایم کی حکومت قائم ہوچکی تو اب پی ٹی آئی کے دورحکومت میں دائر کی گئیں۔ مذکورہ شرمناک اپیلوں کی سپریم کورٹ میں سماعت شروع ہونا سوالیہ نشان ہے، کیا خفیہ عناصر پی ٹی آئی کی حکومت کا یہ گند موجودہ حکومت کے سر ڈالنا چاہتے ہیں؟'' انہوں نے مزید کہا کہ میں مذکورہ اپیلیں واپس لینے کے لئے وزیراعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف اور وفاقی وزیر قانون سے خصوصی طور پر بات کروں گا۔ چنانچہ سربراہ جے یو آئی کی جانب سے رابطے کے بعد وزیراعظم نے مذکورہ اپیلیں واپس لینے کی ہدایت جاری کی۔ مذکورہ اپیلیں واپس لینے میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے جس طرح سے متحرک کردار ادا کیا، وہ اپنی مثال آپ ہے۔

اس کامیابی پر دین اسلام کی سربلندی کے لئے بے پایاں خدمات انجام دینے والے عزت مآب جناب راؤ عبدالرحیم ایڈووکیٹ، تحریک تحفظ ناموس رسالت پاکستان کے ذمہ داران جناب حافظ احتشام احمد، جناب شیراز احمد فاروقی اور بالخصوص معروف کالم نگار محترم نوید مسعود ہاشمی بھی تحسین کے مستحق ہیں۔✪✪

تحفظ ختم نبوت سیمینار، بہاولپور

۷رفروری ۱۹۳۵ءکو ریاست بہاولپور کے چیف کورٹ کے جج محمد اکبرؒ نے قادیانیوں کے کفر پر پہلا فیصلہ جاری فرمایا۔مہند شریف ریاست بہاولپور کے مولانا الٰہی بخشؒ فاضل دیوبند نے اپنی بیٹی غلام عائشہ کا نکاح اپنے قریبی عزیز عبدالرزاق سے کیا۔لڑکی نابالغ تھی، عبدالرزاق آگے چل کر قادیانی ہوگیا، اوراس نے رخصتی کا مطالبہ کیا۔مولانا الٰہی بخشؒ نے یہ کہہ کر رخصتی سے انکار کردیا کہ تُو قادیانی مرتد ہو چکا ہے تیرا نکاح میری بیٹی کے ساتھ فسخ ہو چکا ہے اور یہ کہہ کر تنسیخ نکاح کا دعویٰ احمد پور شرقیہ کی عدالت میں کردیا۔کیس مختلف عدالتوں سے ہوتا ہوا بہاولپور کی چیف کورٹ میں پہنچا، قادیانی عبدالرزاق برملا کہتا تھا کہ مولوی میرا مقابلہ نہیں کرسکتے۔اس لئے کہ میری پشت پر قادیان کا خزانہ ہے۔جامعہ عباسیہ بہاولپور کے شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹویؒ نے دارالعلوم دیوبند کے عظیم محدث امام العصر حضرت علامہ انورشاہ کشمیریؒ کو کیس کی پیروی کی دعوت دی۔چنانچہ آپ فاضل دیوبند مولانا ابوالوفا شاہجہان پوریؒ، مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ سمیت کئی ایک علمائے کرام پیروی کے لئے تشریف لائے۔کیس کئی ماہ تک چلتا رہا تا آنکہ ۷رفروری ۱۹۳۵ءکو بہاولپور ریاست کے چیف کورٹ کے جج جناب محمد اکبرؒ نے تاریخ ساز فیصلہ دیا، جس میں قادیانیوں کے کفر کو واضح کیا گیا اور نکاح فسخ کردیا۔یہ فیصلہ آگے چل کر تمام عدالتی فیصلوں اور قومی اسمبلی کے تاریخ ساز فیصلہ کی جان ثابت ہوا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس عظیم فیصلہ کی یاد میں ۷رفروری کو بہاولپور پریس کلب میں عظیم الشان سیمینار کا اہتمام کیا۔صدارت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور نے کی۔سیمینار سے تنظیم المدارس بہاولپور ڈویژن کے انچارج مفتی محمد کاشف، جماعت اسلامی بہاولپور کے امیر سید ذیشان اختر، جمعیت علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ قاری سیف الرحمٰن راشدی، دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور کے صدر مدرس مولانا عبدالرزاق، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، پریس کلب کے جنرل سیکریٹری جناب راحیل طاہر اور مولانا محمد اسحاق ساقی نے مقدمہ بہاولپور کے تاریخ ساز فیصلہ کو سراہتے ہوئے ریاست بہاولپور کے چیف جسٹس، جناب محمد اکبرؒ، ریاست بہاولپور کے نواب جناب محمد صادق عباسیؒ، سابق شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹویؒ سمیت جامعہ عباسیہ کے اساتذہ کرام، پنجاب اسمبلی کے سابق قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد کی خدمت کو سراہا اور کہا کہ ۷رفروری ۱۹۳۵ءکا تاریخ ساز فیصلہ قومی اسمبلی کے ۷رستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کی بنیاد ثابت ہوا۔آخری دعا جمعیت علمائے اسلام بہاولپور کے امیر قاری غلام یاسین نے کی۔

(محمد طیب، لانگ)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دفاعِ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے زیراہتمام ’’آل پنجاب سالانہ تحریری مقابلہ‘‘ منعقد کیا گیا۔ عنوان تھا: ’’صحابہ کرامؓ کا دفاعِ ختم نبوت‘‘ اس عنوان پر دینی مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبا وطالبات نے حصہ لیا۔ ان مضامین سے چند منتخب اور معیاری مضامین یہاں شائع کئے جارہے ہیں۔

بلال احمد معاویہ اعوان (چکوال)

اللہ جل جلالہ نے انسان کی راہ نمائی کے لیے سلسلۂ نبوت سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع کیا، یکے بعد دیگرے کئی انبیاء علیہم السلام مختلف قوموں، قبیلوں اور ملکوں میں تشریف لائے۔ یہ مبارک سلسلہ چلتے چلتے ہادیٔ عالم، شافع محشر، ساقی کوثر، خاتم النبیین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات پہ آکر ختم ہوگیا۔ اب قیامت تک نہ تو کوئی نیا نبی آسکتا ہے نہ رسول۔ اب جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ دائرۂ اسلام سے خارج سمجھا جائے گا۔ قرآن مجید کی تقریباً ایک سو آیات اور دو سو متواتر احادیث مبارکہ عقیدہ ختم نبوت کے زریں عنوان سے بھری پڑی ہیں۔ یہ ختم نبوت ایک اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے، جس پر ایمان لائے بغیر آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا۔

قرآن مجید اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اعلان کر دیا لیکن تاریخ میں چند ایسے بدبودار، مکروہ اور مردود کردار موجود رہے جنہوں نے جھوٹی اور خودساختہ نبوت کا دعویٰ کیا مگر وہ تا قیامت ملعون و مطعون رہیں گے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ہر زمانے کے جھوٹے مدعیان نبوت کے مقابلہ میں ایسے مردِ آہن پیدا ہوئے جنھوں نے اس وقت کے کذاب کو ناکوں چنے چبوائے۔

خود حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں 259 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی جماعت کے مقدس افراد عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر جام شہادت نوش کر گئے۔

(ملخص از رحمت للعالمین 2/214)

انہی عظیم اور شیر دل لوگوں میں ایک نام سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کا بھی ہے جن کے متعلق ’’اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ‘‘ میں درج عبارت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

’’سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے یمامہ کے قبیلہ بنو حنیفہ کے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کی طرف بھیجا۔ مسیلمہ کذاب نے سیدنا حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: ’’کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں؟ حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! مسیلمہ کذاب نے کہا: ’’کیا تم اس بات کی بھی گواہی دیتے ہو کہ میں (مسیلمہ) بھی اللہ کا نبی ہوں؟‘‘

سیدنا حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: ’’میں بہرہ ہوں، مجھے تمہاری بات سنائی نہیں دیتی۔‘‘

مسیلمہ بار بار یہی سوال کرتا رہا لیکن آپ رضی اللہ عنہ بھی جواباً یہی کہتے رہے۔

مسیلمہ نے جب دیکھا کہ یہ اپنی بات پر قائم ہیں تو اس نے حکم دیا کہ ان کا اک بازو کاٹ دیا جائے۔ بازو کے کٹنے کے بعد پھر اس نے وہی سوال دہرایا لیکن اس جبل استقامت کا وہی جواب تھا۔ پھر مسیلمہ کذاب نے آپ رضی اللہ عنہ کی ایک ٹانگ کاٹنے کا حکم دیا۔ ٹانگ کے کٹنے کے بعد پھر وہی سوال دہرایا لیکن اس جھوٹے مدعی نبوت کو مایوسی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ غرض وہ متواتر آپ سے سوال کرتا رہا، جسم کا اک عضو مزید کاٹتا رہا، لیکن آپ رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے اپنی جھوٹی نبوت کا اقرار نہ کرواسکا بالآخر اس بدبخت، زندیق، کذاب اور مردود شخص نے سیدنا حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مقدس اور پاکیزہ جماعت ختم نبوت کے دفاع اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی میں ادنیٰ سی گستاخی یا بے ادبی کو گوارا نہ کرتی تھی بھلے اس کی خاطر انہیں اپنی جان قربان کیوں نہ کرنی پڑتی، جسموں کے ٹکڑے کیوں نہ کروانے پڑتے، لیکن ختم نبوت کے مسئلہ پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اسی مردود مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ لڑی گئی جس میں تقریباً 1200

کے لگ بھگ نفوس قدسیہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تابعین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے جامِ شہادت نوش کیا۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آخری دور میں یمن میں جھوٹا نبوت کا دعوے دار اسود عنسی پیدا ہوا۔ جو لوگوں کو اپنی جھوٹی نبوت پہ ایمان لانے کے لیے مجبور کیا کرتا تھا۔ اس نے حضرت ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کے نام بھی پیغام بھجوا کر اپنے پاس بلوایا اور اپنی جھوٹی نبوت پہ ایمان لانے کی دعوت دی لیکن حضرت ابومسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ نے بہانگ دہل انکار کر دیا۔ اس نے پھر پوچھا: کیا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پہ ایمان رکھتے ہو؟'' سیدنا ابومسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''ہاں۔''

اس بات پر اسود عنسی آگ بگولا ہو گیا، اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گرفتار کر لیا، آگ دہکائی اور ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کو اس میں ڈال دیا لیکن رب العالمین جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نارِ نمرود کو گلِ گلزار کر دیا تھا اسی رب نے اسود عنسی کی دھکائی گئی آگ کو حضرت ابومسلم خولانی رحمہ اللہ پر بے اثر کر دیا اور آپ زندہ سلامت باہر تشریف لے آئے۔ اس واقعہ سے اسود عنسی اور اس کے ساتھی ورطۂ حیرت میں ڈوب گئے۔ اسود کو اس کے پیروکاروں نے مشورہ دیا کہ اسے جلاوطن کر دو ورنہ خطرہ ہے کہ اس واقعہ سے تمہارے ساتھیوں کے ایمان میں تزلزل آ جائے گا۔ لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یمن سے جلاوطن کر دیا گیا۔

الغرض یہ کہ ختم نبوت ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسی مقدس جماعت نے بھی کوئی سمجھوتا نہیں کیا بلکہ جھوٹوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا زیادہ سے زیادہ پرچار کیا جائے، عوام کو اس عقیدے کی ضرورت واہمیت سے روشناس کروایا جائے تاکہ باطل کے گھناؤنے عزائم خاک میں مل جائیں۔

فائق معاویہ بن بشیر احمد تحصیل و ضلع چنیوٹ

قال اللہ تعالیٰ: مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ O

وقال النبي ﷺ: سيكون في أمتي ثلاثون كذّابون دجّالون كلّهم يزعم أنّه نبيّ وأنا خاتم النّبيين لا نبيّ بعدي O

عزیزانِ محترم! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔'' اور جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ ملعون زمانہ و دجال اکبر تو ہوسکتا ہے نبی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام میں سے سب سے آخر میں حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرما کر باب نبوت پر قفل قوی لگا دیا ہے اب جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ گویا اللہ تعالیٰ کے لگائے ہوئے تالے کو توڑ رہا ہے اور اس سے بڑا ملعون اور بدبخت کون ہوسکتا ہے۔

یہ عقیدہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگا لیں کہ دورِ نبوی کے بعد اسلام کی پہلی جنگ ''ختم نبوت'' کے دفاع کی خاطر لڑی گئی اور دنیا جانتی ہے کہ اس تاریخی جنگ میں بارہ سو صحابہ و تابعین نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے اس عقیدہ مبارکہ کا تحفظ کیا جن میں سات سو حفاظ کرام اور ستر بدری صحابہ کرامؓ بھی شہید ہوئے۔

ختم نبوت کا دفاع اور تحفظ اور بالفاظ دیگر منکرین ختم نبوت کا استیصال دین ہی کا ایک حصہ ہے چنانچہ سب سے پہلے خود آنحضرت ﷺ نے اپنے زمانے میں پیدا ہونے والے جھوٹے مدعیان نبوت کا استیصال کر کے اس مسئلہ کی حفاظت کا عملی نمونہ عطا فرمایا، چنانچہ اسود عنسی کے استیصال کے لیے آنحضرت ﷺ نے حضرت فیروز دیلمیؓ کو اور طلیحہ اسدی کے مقابلے میں حضرت ضرار بن ازورؓ کو روانہ فرمایا اور پھر اصحاب محمد ﷺ نے بھی جان ہتھیلی پر رکھ کر قربانی کے لیے پیش کی اور ختم نبوت کا زبردست دفاع کیا، چنانچہ آپ حضرات کے سامنے ختم نبوت کا دفاع کرنے والوں کا مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا دفاعِ ختم نبوت:

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف اعلان جہاد کیا، جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کو جہنم رسید کیا۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& Sons Jewellers
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silvers, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone :32514972, 32531133

اس طرح جہاں آپؓ سب سے پہلے صحابی رسول اور پہلے خلیفہ اسلام ہیں وہیں ختم نبوت کے سب سے پہلے محافظ بھی ہیں۔

حضرت ابو مسلم خولانیؒ کا دفاع ختم نبوت:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے آخری دور میں نبوت کا جھوٹا دعویدار اسود عنسی ظاہر ہوا اور یہ لوگوں کو اپنی نبوت پر ایمان لانے کے لیے مجبور کرتا تھا ایک دن اس نے حضرت ابو مسلم خولانیؒ سے جن کا اصل نام عبداللہ بن ثوب ہے کو پیغام بھجوا کر بلوایا اور انہیں اپنی نبوت کی دعوت دی آپ نے انکار کر دیا پھر اس نے سوال کیا کہ کیا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اقرار کرتے ہو تو انہوں نے فرمایا کہ ''ہاں کیوں نہیں! یہ تو میرا ایمان ہے۔'' اس پر اس نے انتہائی خوفناک آگ جلوائی اور آپ کو اس میں ڈال دیا لیکن یہ آگ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے اثر کر دی گئی اور وہ صحیح سلامت آگ سے نکل آئے۔ اس واقعہ سے اس کے چیلوں پر خوف طاری ہو گیا اور انہوں نے مشورہ دیا کہ اس کو جلاوطن کر دو تو اس نے حضرت ابو مسلم خولانیؒ کو جلاوطن کر دیا اور وہ بخیریت مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

حضرت فیروز دیلمیؓ کا دفاع ختم نبوت:

جب یمن میں ملعون اسود عنسی نے دعویٰ نبوت کیا اور اپنے ماننے والوں اور پیروکاروں کا ایک جتھہ بنا لیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ٹھکانے لگانے کے لیے حضرت فیروز دیلمی کو روانہ فرمایا اور انہوں نے جا کر اس کو قتل کر دیا اس لحاظ سے آپ پہلے غازی ختم نبوت ہیں۔

حضرت حبیب بن زیدؓ کا دفاع ختم نبوت:

جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور اپنے پیروکار اکٹھے کئے اور فتنہ پھیلانا شروع کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حبیب بن زیدؓ کو مسیلمہ کے پاس سفیر بنا کر بھیجا، مسیلمہ نے آپ سے سوال کیا کہ کیا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہو تو آپ نے فرمایا کہ ''ہاں کیوں نہیں'' پھر اس نے سوال کیا کہ کیا تم مجھے رسول مانتے ہو تو آپ نے جواب دیا: اِنَّ فِیْ اُذُنَیَّ صُمًّا عَنْ سِمَاعِ مَاتَقُوْلُO ''میرے کان تیری اس بات (دعویٰ نبوت) کو سننے سے انکاری ہیں۔'' تو مسیلمہ نے حضرت حبیبؓ کا ایک بازو کاٹنے کا حکم دیا جو کاٹ دیا گیا پھر سوال کیا پھر حضرت حبیبؓ نے وہی جواب دیا دوسرا بازو کاٹنے کا حکم ہوا جو کاٹ دیا گیا پھر سوال کیا لیکن جواب حسب سابق تھا۔ آخر میں ایک ایک عضو کاٹ دیا گیا اور جسم ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا لیکن اس عظیم شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی اور کی نبوت کو سننے کے لیے اپنے کانوں کو آمادہ نہ کیا یوں حضرت حبیبؓ سب سے پہلے شہید ختم نبوت بھی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن وہب الاسلمیؓ کا دفاعِ ختم نبوت:

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اس وقت حضرت عبداللہ بن وہب الاسلمیؓ عمان میں تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سن کر وہاں سے روانہ ہوئے، ابھی راستے میں ہی تھے کہ مسیلمہ نے انہیں گرفتار کر لیا اور ان پر اپنی نبوت پیش کی تو آپؓ نے اس کی جھوٹی نبوت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا مسیلمہ نے انہیں اس جرم یعنی عقیدہ ختم نبوت پر ثابت قدمی میں انہیں جیل میں ڈال دیا جس وقت حضرت خالد بن ولیدؓ نے اس کے لشکر پر حملہ کیا تو آپ حضرت خالد بن ولیدؓ کے لشکر کے اس حصہ میں جو حضرت اسامہؓ کے زیر کمان تھا میں شامل جہاد ہوئے اس وجہ سے ان کو سب سے پہلا اسیر ختم نبوت بھی کہا جاتا ہے۔

حرمت رسول پر کسی بھی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا: علماء کرام

لاہور .... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کی حفاظت امت مسلمہ کے ایمان کی بنیاد ہے، نامساعد حالات کے باوجود فتنہ ارتداد مرزائیہ کا تعاقب ہر حال میں جاری رہے گا۔ تحفظ ختم نبوت، حرمت رسول پر کسی بھی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا، نبی کی حرمت اور توہین قرآن کے خلاف پوری امت مسلمہ یک زبان و یکجا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا عبدالعزیز نے مدرسۃ البنات سمیت کئی جامعات میں لیکچر دیتے ہوئے کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ نبی کی محبت ایمان کی اساس ہے۔ نبی کی حرمت اور منصب ختم نبوت کا تحفظ پوری امت مسلمہ کے ایمان کی بنیاد ہے، جس سے ہم کسی طور پر دستبردار ہونے کے لیے تیار نہیں۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت اور توہین قرآن کا انسانی حقوق سے کوئی تعلق نہیں، یہ جرم ہے اور مجرموں کے خلاف بین الاقوامی قوانین بننے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ریشہ دوانیوں کے سدباب کے لیے پوری امت مسلمہ ایک پیج پر ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

جامعہ فاروقیہ شجاع آباد کے ختم بخاری میں شرکت: جامعہ فاروقیہ کے بانی فقیر منش عالم دین، حق گو مدرس وخطیب مولانا رشید احمدؒ تھے۔ مولانا کا تعلق شجاع آباد کی خواجہ فیملی سے تھا خواجہ فیملی میں مماتیت کے جراثیم کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس فیملی میں الحاج غلام یاسین، خواجہ احسان الحق مشہور مماتی حضرات میں سے تھے، بلکہ اشاعت والوں کے سرخیل تھے۔ الحاج خواجہ غلام یاسین حضرت مولانا رشید احمدؒ کے فادر نسبتی تھے۔ ساری زندگی عسر ویسر میں گزاری، اللہ پاک نے انہیں تین بیٹوں سے سرفراز فرمایا۔ بڑے مولانا ارشد معاویہ جو ہانگ کانگ کے مفتی اعظم ہیں۔ حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہ مرحوم کے منجھلے صاحبزادہ ہیں، اپنے والد کی وفات کے بعد ان کے جانشین کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ تیسرے اور چھوٹے صاحبزادہ مولانا محمد مفتی طیب معاویہ سلمہ باصلاحیت نوجوان عالم دین ہیں، مولانا زبیر احمد صدیقی کے ساتھ مل کر جامعہ فاروقیہ کا نظام چلا رہے ہیں۔ جامعہ فاروقیہ صرف تعلیمی ادارہ ہی نہیں، بلکہ ایک رفاہی ادارہ بھی ہے۔ سیلاب زدگان میں کروڑوں روپے تقسیم کئے، ادارہ غریبوں، مسکینوں اور یتیموں کی مالی امداد بھی کرتا ہے۔ ادارہ میں فری ڈسپنسری، ڈائلا سیز اور آئی کیمپ فری لگائے جاتے ہیں۔ ۲۰؍جنوری کو ختم بخاری کی تقریب منعقد ہوئی، جس میں ہزاروں مسلمانوں نے پروگرام کی سماعت کی، درجنوں علمائے کرام اور مشائخ عظام نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا۔ تقریب صبح آٹھ بجے سے قبل مغرب تک جاری رہی۔ بخاری شریف کی آخری حدیث کا سبق جامعہ کے مدیر و شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہ نے خود پڑھایا۔ راقم کو بھی شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس: ۲۰؍جنوری عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد مائی بھومی نشاط روڈ ملتان میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس سے ملک کے نامور خطیب اور عالم دین مولانا مفتی عبدالواحد قریشی ڈیرہ اسماعیل خان، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، قاری عبدالرحمٰن رحیمی اور دیگر نے خطاب کیا۔ نعت قاری اسامہ رحیمی اور احمد رشید نے پیش کی۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے۔ اس پر غیر مشروط ایمان لائے بغیر کوئی بھی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت سے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے حفاظت کرتی چلی آرہی ہے اور آئندہ بھی کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ جامع مسجد مائی بھومی کے ایک عرصہ تک حافظ محمد عثمانؒ خطیب وامام رہے۔ مرحوم ختم نبوت کے جانباز سپاہی تھے۔ انہوں نے چار سال قبل یہ کانفرنس شروع کی۔ امسال ۲۰؍جنوری کو ہونے والی کانفرنس چوتھی سالانہ کانفرنس تھی۔

دارالعلوم رحیمیہ ملتان: ۱۲؍جنوری ۱۱ بجے صبح جامعہ رحیمیہ میں ختم نبوت کانفرنس کورس چناب نگر کورس کی دعوت کے سلسلہ میں راقم کا تقریباً پون گھنٹہ بیان ہوا۔ جس میں دو درجن کے قریب طلبہ کرام نے کورس میں شرکت کے وعدے کئے۔ جامعہ کے بانی حضرت مولانا قاری محمد ادریس رحیمیؒ تھے، جو علوم اسلامیہ کی تحصیل کے سلسلہ میں ہمارے استاذ جی حکیم العصر مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے مایہ ناز شاگرد تھے۔ قرآن پاک کی تجوید وقرأت کے سلسلہ میں امام القرأ حضرت مولانا قاری رحیم بخش پانی پتیؒ کے عظیم شاگردوں میں سے تھے۔ ہزاروں حفاظ و قرأ نے ان سے گردان اور قرأت کی تحصیل کی۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ کے خطبات کیسٹوں سے اتار کر حوالہ قلم وقرطاس کئے جو علوم اسلامیہ اور فن خطابت کا شاہکار ہیں۔

جامعہ سلیمانیہ نعمانیہ: جامعہ کی بنیاد ۱۱۸ سال قبل رکھی گئی، اس ادارہ کے بانی خاکوانی فیملی کے حضرات تھے ادارہ ایک صدی سے زیادہ عرصہ سے خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ادارہ میں دورۂ حدیث شریف تک تمام اسباق ہوتے ہیں۔ دورہ حدیث شریف کا آغاز حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کی خواہش پر کیا گیا۔ استاذ جی ہر سال ختم بخاری شریف کی

تقریبات میں شرکت فرماتے، اس وقت ادارہ کا نظم مولانا عطاء الرحمٰن اور ان کے رفقاء کے ہاتھ میں ہے۔ مولانا عطاء الرحمٰن مدظلہ فاضل دیوبند مولانا محمد احسنؒ حافظ والا جلالپور پیروالا کے فرزند ارجمند ہیں۔ مولانا محمد احسنؒ نے حافظ والا میں مدرسہ احسن العلوم کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند اکبر مولانا محمد رفیقؒ چلاتے رہے۔ اس وقت زمین وقف کرنے والوں کے ورثاء چلا رہے ہیں۔ جامعہ میں ۲۴؍ جنوری دوپہر بارہ بجے کے بعد تقریباً آدھ گھنٹہ بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہاں بھی ایک درجن سے زائد طلبہ نے ختم نبوت کورس چناب نگر میں شرکت کے ارادے کئے۔ ختم بخاری کے سلسلہ میں مولانا عطاء الرحمٰن مدظلہ کی ترغیب پر طلبہ نے مالی تعاون کا اعلان کیا۔

جامعہ خیرالمدارس میں حاضری: جامعہ راقم کا بھی مادر علمی ہے۔ راقم نے ۱۹۷۴ء میں جلالین شریف والے سال یہاں تعلیم حاصل کی۔ جامعہ کی خدمات بھی تقریباً ایک صدی پر محیط ہیں۔ قیام پاکستان سے پہلے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے حکم پر آپ کے خلیفہ حضرت مولانا خیر محمدؒ نے اس کی بنیاد جالندھر میں رکھی۔ ہمارے مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ بھی جالندھر میں جامعہ میں استاذ رہے۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ نے قیامِ پاکستان سے پہلے چوک حسین آگاہی مسجد سراجاں ملتان میں جامعہ محمدیہ کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ امام القراءٔ حضرت مولانا قاری رحیم بخش پانی پتیؒ آپ کی ہی دریافت تھے۔ قیام پاکستان کے بعد جب خیر العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ نے جامعہ خیرالمدارس ملتان میں قائم کیا تو حضرت جالندھریؒ نے جامعہ محمدیہ اور اس کی مملوکہ تمام اشیاء لائبریری، بستر، تپائیاں، چارپائیاں، استاذ جامعہ خیرالمدارس کے سپرد فرما کر اپنے آپ کو عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور چوکیداری کے لئے مختص کر دیا۔ جامعہ خیرالمدارس اس وقت پاکستان کے نامور جامعات میں شمار ہوتا ہے۔ جامعہ کے مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ ہیں۔ آپ کے دور میں جامعہ نے جہاں علمی ترقی کی وہاں تعمیرات میں بھی بھرپور ترقی کی پانچ منزلہ دارالقرآن، جدید دفاتر بمع جدید نظم ونسق، عظیم الشان کئی منزلہ جامع مسجد تعمیر و ترقی کی منازل طے کر رہی ہیں۔ راقم ہر سال کورس کی دعوت کے سلسلہ میں حاضر ہوتا ہے۔ ۲۴؍ جنوری جامعہ کے استاذ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد عابد مدنی دامت برکاتہم جو ہمارے حضرت بہلویؒ کے مسترشدین اور حضرت مولانا عبدالحیٔ نقشبندیؒ (بہلوی ثانی) کے خلفاء میں سے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ زمانہ تعلیم سے وابستگی اور تعلق رکھتے ہیں۔ نیز جامعہ کے نائب مہتمم مولانا احمد حنیف سلمہ کی اجازت سے ۲۴؍ جنوری کو عصر کی نماز کے بعد بیان ہوا۔ درجنوں طلبہ نے چناب نگر کورس میں شرکت کے ارادے کئے۔

جامعہ باب العلوم کہروڑپکا: جامعہ کی ختم بخاری وطحاوی شریف کی تقریب میں ۲۷؍ جنوری کو شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ راقم کی فراغت بھی چونکہ جامعہ باب العلوم کی ہے۔ جامعہ کے منتظم اعلیٰ مولانا حبیب الرحمٰن کے حکم پر حاضری ہوئی۔ طحاوی شریف کا آخری سبق مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ نے پڑھایا، جبکہ بخاری شریف کا آخری سبق استاذ محترم حضرت مولانا منیر احمد منور دامت برکاتہم شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم نے خود پڑھایا، ۵۴ علمائے کرام نے اس سال دورۂ حدیث شریف کیا۔ جامعہ باب العلوم یوں تو قدیم ادارہ ہے، لیکن اس کے بھاگ جاگے ۱۹۷۱ء میں، ہوا یوں کہ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کے والد گرامی شیخ خورشید علی عباسیؒ معززین شہر کا ایک وفد لے کر استاذ جی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کی خدمت میں تشریف لے گئے تو استاذ جی نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے جامعہ کو مشرف فرمایا، استاذ جی کی شبانہ روز محنت سے باب العلوم چند ہی سالوں میں ملک کی اہم جامعات میں شمار ہونے لگا۔ راقم نے ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۹۷۵ء میں استاذ جیؒ سے مشکوٰۃ شریف پڑھی۔ ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۹۷۶ء دورۂ حدیث شریف کا پہلا سال تھا، راقم سمیت اٹھارہ طلبہ نے اسناد و سند فضیلت حاصل کی۔ اس وقت تک سینکڑوں علمائے کرام، ہزاروں حفاظ و قرأ، حافظات وقاریات جامعہ سے فیض حاصل کر چکے ہیں اور سینکڑوں طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ ختم بخاری کی تقریب میں اختتامی دعا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم نے کرائی۔ آپ سے پہلے معروف خطیب و ادیب مولانا عبدالکریم ندیم نے چند منٹ خطاب فرمایا جبکہ تفصیلی خطاب شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مفتی ظہیر احمد ظہیر، مولانا مختار احمد مبلغ ختم نبوت میرپور خاص اور دیگر فضلاء کرام کا ہوا۔ پروگرام میں ہزاروں مسلمان شریک ہوئے۔

مبلغین ختم نبوت کا سہ ماہی اجلاس

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۲۶/جنوری ۲۰۲۳ء کو دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی دو نشستیں ہوئیں پہلی نشست صبح ۱۰ بجے تا نماز ظہر منعقد ہوئی۔ صدارت محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی جبکہ دوسری نشست ظہر کی نماز کے بعد عصر تک جاری رہی جس کی صدارت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کی، اجلاس میں گزشتہ سہ ماہی میں منعقد ہونے والی کانفرنسوں بالخصوص آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر اور مدعوین وشرکا کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اجلاس میں مولانا اللہ وسایا، محمد اسماعیل شجاع آبادی، حافظ محمد انس، عزیز الرحمٰن رحمانی، مولانا محمد بلال ملتان، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد ابرار حیدرآباد، مولانا مختار احمد میرپور خاص، مولانا محمد حنیف سیال تھرپارکر، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا ظفر اللہ سندھی شکارپور، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا مفتی راشد مدنی رحیم یارخان، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور، مولانا محمد قاسم رحمانی بھاولنگر، مولانا محمد سلمان ساہیوال، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا عبدالرزاق اکاڑہ، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا محمد نعیم خوشاب، مولانا محمد ساجد بھکر، مولانا حمزہ لقمان مظفرگڑھ اور مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان نے شرکت کی۔

اجلاس میں گزشتہ سہ ماہی میں وفات پانے والے علمائے کرام، مشائخ عظام، جماعتی کارکنوں، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا کریم بخش ملتان، مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا خورشید احمد جامعہ خیر المدارس ملتان، حافظ محمد اسماعیل، حاجی محمد عباس بہاولپور، مولانا غلام فرید نوراجہ بھٹہ جلال پور والا، قاری محمد اقبال طارق آباد ملتان، پروفیسر قاری محمد طاہر ماہنامہ التجوید، مولانا محمد یوسف ربانی، والدمحترم قاری عبدالرحمٰن مکی فیصل آباد، محمد نعیم چٹھہ فیصل آباد، والدمحترم مولانا زاہداللہ گوجرانوالہ، حاجی الٰہی بخش شیخ پنوعاقل سندھ، والدہ محترم محمد راشد بوٹا گوجرانوالہ، میاں محمد شریف خانیوال، قاضی عبدالرزاق جھاوریاں، قاری سعید احمد سرگودھا، قاری محمد اقبال دیپالپور، قاری نیاز احمد رشیدی ساہیوال، مولانا عبدالحمید تونسوی ساہیوال، قاری عبدالحمید کلورکوٹ، حاجی محمد داؤد ترک بدین، میاں عبدالعلیم کہروڑپکا، مولانا محمد یعقوب جالندھری ملتان، مولانا حزب اللہ میمن ٹھیری، مولانا عبدالحی حسنی ٹنڈو آدم، مولانا محمد یوسف ربانی فیصل آباد، حاجی الٰہی بخش پنوعاقل، حاجی محمد بوستان آزاد کشمیر میرپور، مولانا محمد حنیف شادن لُنڈ، حاجی فیض بخش قصبہ مڑل، ماموں مولانا محمد قاسم رحمانی، والدمحترم چوہدری محمد اکرم قصور اور شیخ الحدیث مولانا محمد زمان کلاچی رحمہم اللہ تعالیٰ کے ایصال ثواب کے لئے قرآنی خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔

آئینۂ قادیانیت کا انگلش ترجمہ مکمل ہونے والا ہے اور اس کی اشاعت کا فیصلہ کیا گیا۔ چار قسم کے لٹریچر کی اشاعت کا فیصلہ ہوا۔ مولانا محمد حسین ناصر، مولانا ظفر اللہ سندھی، مولانا محمد حنیف سیال، مولانا محمد قاسم سیوطی کو ہدایت کی گئی کہ آئندہ میٹنگ تک پروجیکٹر چلانا سیکھ کر رپورٹ پیش کریں۔ آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر جو ۲۵/فروری سے شروع ہوکر ۱۹/مارچ ۲۰۲۳ء کو ختم ہوگا۔ اس کے انتظامات کو حتمی شکل دی گئی۔

مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور ۲۴/فروری سے ۷/مارچ تک خور و نوش کے انتظامات کی نگرانی کریں گے۔ ۸/مارچ سے ۱۹/مارچ تک مولانا عبدالرشید غازی، مولانا خالد عابد، مولانا صغیر احمد نگرانی کریں گے۔

داخلہ کے انچارج شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری ہوں گے۔ مولانا وسیم اسلم، مولانا خالد عابد، مولانا فقیر اللہ اختر معاون ہوں گے۔

تدریس و تعلیم:

مولانا محمد راشد مدنی، مولانا غلام رسول دین پوری قادیانی شبہات کے جوابات پڑھائیں گے۔ قادیانی شبہات کی تیسری جلد مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عزیز الرحمن ثانی پڑھائیں گے۔

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور تحریکہائے ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تفصیلات بیان فرمائیں گے۔

مولانا فضل الرحمن منگلا پروجیکٹر کے ذریعہ لیکچر دیں گے۔

علاوہ ازیں ملک بھر سے آنے والے علمائے کرام، مشائخ عظام، اسکالرز کو گوہر شاہی، جاوید احمد غامدی اور انجینئر مرزا محمد علی جہلمی کے گمراہ کن عقائد پر نوٹس تیار کرائیں گے۔

اسباق ۲۵/فروری صبح آٹھ بجے شروع ہوجائیں گے۔ اسباق کے اوقات درج ذیل ہوں گے۔ صبح آٹھ بجے سے دوپہر بارہ بجے تک، ظہر سے عصر تک اور عشاء کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ۔

آخری دس دنوں میں تقاریر کا سلسلہ ہوگا اور یہ عشاء کے بعد ہوگا۔ تقریر کے مقابلہ میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ تمام دنوں میں پڑھائے جانے والے اسباق کے تین امتحانات ہوں گے، امتحانات میں بھی اول، دوم، سوم آنے والوں کو نقد انعامات اور اضافی کتب دی جائیں گی۔ نیز تمام شرکائے کورس کو پڑھائی جانے والی کتب، کاپی قلم کے علاوہ تقریباً پانچ، پانچ ہزار روپے کی کتب کا کارٹن بھی دیا جائے گا۔ امسال دینی علوم کے طلبہ کرام درجات سادسہ، سابعہ، دورۂ حدیث شریف اور تخصص کے طلبہ کرام، عصری تعلیمی اداروں سے بی اے شرکت کے اہل ہوں گے۔ ✪✪

قاری محمد علی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر حاضری اور فاتحہ خوانی

قاری محمد علی مدنیؒ شکارپور سندھ کے رہنے والے تھے۔ تقریباً بتیس سال مدینہ طیبہ میں گزارے اور تجوید و قراۃ اور دوسرے علوم کی تحصیل کی۔ وطن واپسی کے بعد دارالقرأت شکارپور میں بیس سال، جامعہ اشرفیہ شکارپور جس کے بانی حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کے خلیفہ مجاز مولانا فضل اللہ تھے۔ آپ جامعہ اشرفیہ میں دس سال استاذ رہے۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کی جامع مسجد میں بھی کئی سال تک تراویح پڑھائیں۔

۱۹۶۶ء میں لیاقت باغ شکارپور میں دورۂ ختم نبوت کانفرنس کرائی، جس سے مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا محمد لقمان علی پوریؒ، مولانا نذیر حسین الحسینیؒ پنو عاقل، مولانا جمال اللہ الحسینیؒ اور دیگر سندھی علمائے کرام نے خطاب کیا۔ صدارت خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ ہالیجوی شریف کے اس وقت کے سجادہ نشین مولانا اسعد محمود ہالیجویؒ نے کی، جبکہ سرپرستی مولانا سائیں خلیفہ احمد دینؒ فرمارہے تھے۔ نیز آپ کی دعوت پر مبلغین ختم نبوت تشریف لاتے رہے۔

آپ نے ۲۰۰۲ء میں جامعہ مدنیہ کا شکارپور میں سنگ بنیاد رکھا۔ اس وقت جامعہ مدنیہ میں درجہ ثالثہ تک درجہ کتب کی تعلیم ہورہی ہے۔ طلبہ کی تعداد ۱۵۰ کے قریب ہے۔ ۱۲ اساتذہ کرام تعلیم و تربیت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی زندگی میں اور اب بھی تجوید و قرأت کے فن کو ترجیح دی جارہی ہے، جبکہ شعبہ کتب کے تین درجات کام کررہے ہیں۔ آپ نے نصف صدی سے زائد تجوید و قرأت کی خدمت کی۔ سینکڑوں سے زائد حفاظ کرام نے آپ سے تجوید قرأت سیکھی۔

آپ ۱۹۳۹ء میں پیدا ہوئے اور ۲۰۲۲ء میں ۹۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ نے ہزاروں حفاظ و قرأ سمیت دو بیٹے سوگوار چھوڑے، ۵/جولائی ۲۰۲۲ء کو وفات پائی۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے فرزند اکبر مولانا قاری مجیب الرحمٰن نے پڑھائی۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی، اور آپ کو آپ کی وصیت کے مطابق مدرسہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کے ایک فرزند قاری عطاء الرحمٰن قطر میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ راقم نے ۱۳/دسمبر ۲۰۲۲ء جامعہ مدنیہ میں حاضری دی۔ سوئے قسمت کہ آپ کے فرزند اکبر اور جامعہ مدنیہ کے مہتمم مولانا مجیب الرحمن مدظلہ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ جامعہ کے اساتذہ کرام کے حکم پر چند منٹ طلبہ اور اساتذہ کرام سے بیان کا موقع ملا اور حضرت قاری صاحبؒ کی قبر مبارک پر حاضری دی اور فاتحہ کے بعد سکھر واپسی ہوئی۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	400
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	300
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1200
5	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (2 جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700
6	تحریک ختم نبوت (10 جلد مکمل سیٹ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
7	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
8	محاسبہ قادیانیت جلد نمبر 1 تا 20 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	5100
9	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
11	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1200
12	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
13	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	130
14	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	150
15	سیرت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150
16	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
17	خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	400
18	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
19	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت) (دو جلدیں)	رسائل اکابرین	400
20	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	120
21	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	250

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ